حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا

اہلِ بیت کی محبت کو لازم پکڑو پس وہ شخص جو اس حال میں اللہ سے ملا کہ وہ ہم (اہلِ بیت) سے محبت کرتا ہو تو وہ ہماری شفاعت کے وسیلہ سے جنت میں داخل ہوگا۔

تذکرہ اہلِ بیتِ اطہار

از قلم

صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان کا مطلب کیا؟ پاکستان کا مقصد کیا؟

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے (آخری) رسول ہیں

درودِ خواجگیہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْاَنْبِیَاءِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ
وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَالْاَوْلِیَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ

ترجمہ ! اے تمام انبیاء کرام کے سردار اور تمام انبیاء کرام پر مُہر (یعنی آخری نبی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام ہو اور تمام انبیاء کرام پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام آل پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ کرام پر اور اولیاء کرام اور نیک لوگوں پر

از قلم: صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

المدد جل جلاله
یا حق الله
بسم الله الرحمن الرحیم
المدد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یا رسول الله
ان الله علی کل شیء قدیر
الله

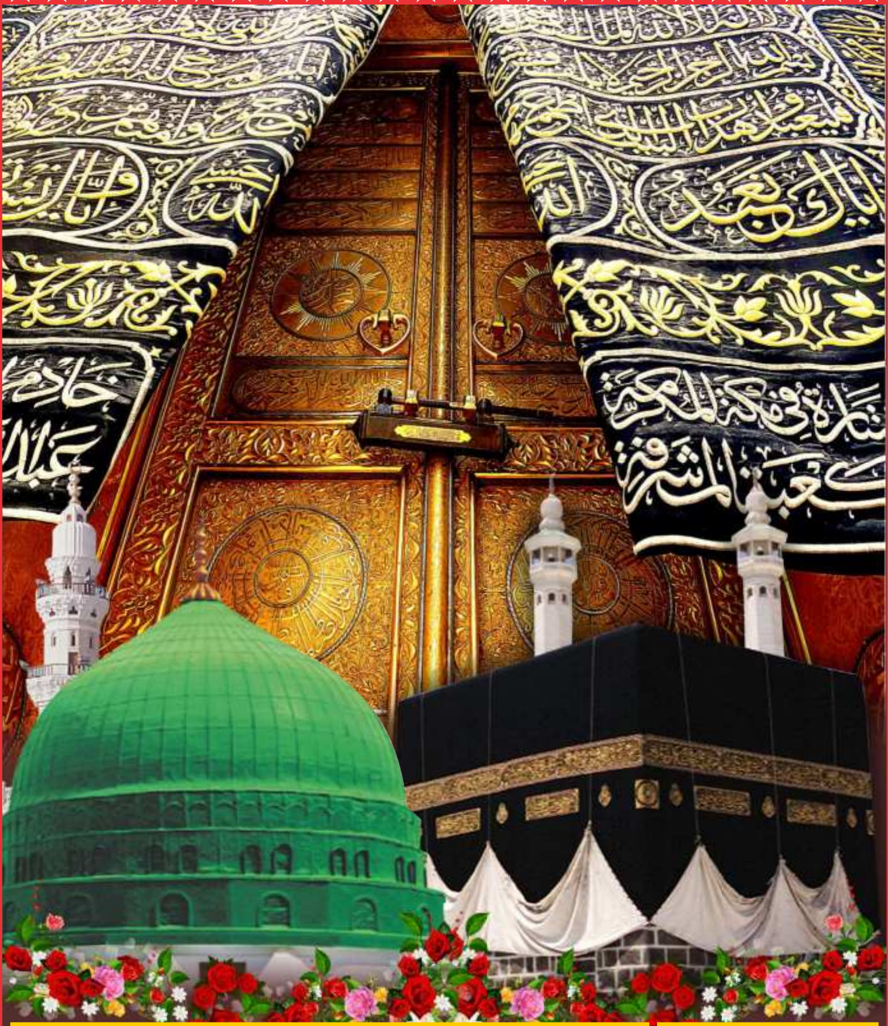

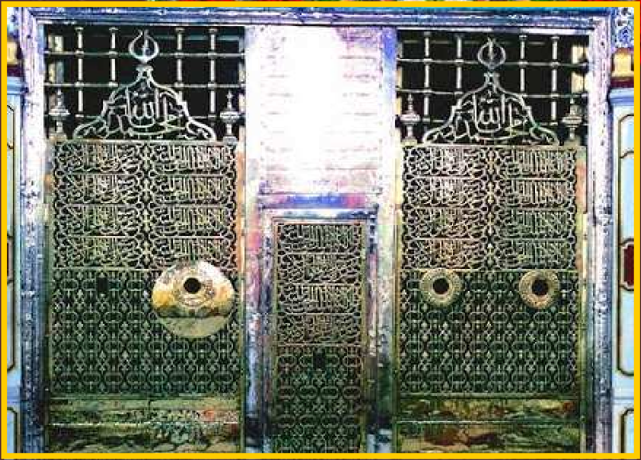

محبوبِ ربّ العالمین، سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمت اللعالمین

حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابراھیم علیہ السّلام	حضرت عیسیٰ علیہ السّلام	حضرت موسیٰ علیہ السّلام	حضرت داؤد علیہ السّلام
حضرت سلیمان علیہ السّلام	حضرت یعقوب علیہ السّلام	حضرت اسماعیل علیہ السّلام	حضرت یوسف علیہ السّلام
حضرت نوح علیہ السّلام	حضرت یحییٰ علیہ السّلام	حضرت ایوب علیہ السّلام	حضرت زکریا علیہ السّلام
حضرت یونس علیہ السّلام	حضرت لوط علیہ السّلام	حضرت ادریس علیہ السّلام	حضرت اسحاق علیہ السّلام
حضرت ھارون علیہ السّلام	حضرت الیاس علیہ السّلام	حضرت صالح علیہ السّلام	حضرت آدم علیہ السّلام
حضرت شیث علیہ السّلام	حضرت عزیر علیہ السّلام	حضرت شعیب علیہ السّلام	حضرت ھود علیہ السّلام
حضرت یوشع علیہ السّلام	حضرت دانیال علیہ السّلام	حضرت الیسع علیہ السّلام	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام
حضرت حزقیل علیہ السّلام	حضرت ارمیاء علیہ السّلام	حضرت شعیا علیہ السّلام	حضرت شموئیل علیہ السّلام

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اللہ سبحانہ تقدس سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمت سے روزی دیتا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کی محبت کے لیے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کے لیے میرے اہل بیت سے محبت کرو (ترمذی)۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین

حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات

حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے

حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادیاں اور داماد

حضرت سیّدہ **زینب** رضی اللہ عنہا
زوجہ
حضرت سیّدنا **ابوالعاص** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدہ **رقیہ** رضی اللہ عنہا
زوجہ
حضرت سیّدنا **عثمان غنی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدہ **ام کلثوم** رضی اللہ عنہا
زوجہ
حضرت سیّدنا **عثمان غنی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدہ **فاطمہ** رضی اللہ عنہا
زوجہ
حضرت سیّدنا **علی المرتضیٰ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نواسے اور نواسیاں

حضرت سیّدنا **علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدہ **امامہ** رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدنا **عبداللہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا امام **حسن** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا امام **حسین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا امام **محسن** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدہ **زینب** رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ **ام کلثوم** رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ **رقیہ** رضی اللہ عنہا

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تمام اولادِ پاک حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر سے ہے سوائے حضرت سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لونڈی حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر سے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نواسے نواسیوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امامہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر میں سے ہیں اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر سے ہیں اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت امام محسن رضی اللہ عنہ، حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر سے ہیں۔

المدد یا
حق اللہ
جلّ جلالہٗ

المدد یا
رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صاحبِ کتاب چار انبیاء کرام

حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
قرآنِ مجید

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام
انجیل

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام
توریت

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام
زبور

سب سے افضل ترین چار فرشتے

حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام

حضرت سیدنا میکائیل علیہ السلام

حضرت سیدنا اسرافیل علیہ السلام

حضرت سیدنا عزرائیل علیہ السلام

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلفاءِ راشدین

دنیا کی افضل ترین خواتین

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدہ بی بی مریم رضی اللہ عنہا

حضرت سیدہ بی بی آسیہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

کتاب :۔ تذکرۂ اہلِ بیتِ اطہار

ازقلم :۔ صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

باراول :۔ دسمبر 2018ء

تعداد :۔ پانچ ہزار (5000)

ہدیہ :۔ 60 روپے

ناشر : تنظیم حرمتِ اولیاء

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ملنے کا پتہ

مزارِ پُر انوار خواجہ جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

حق ولی دربار موہلنوال ملتان روڈ لاہور

www.HaqWaliSarkar.com

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
آیاتِ مبارکہ	7
احادیثِ مبارکہ	12
اہلِ بیت کی شان میں احادیثِ مبارکہ	19
حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	33
آپ رضی اللہ عنہ کی حیات کے چند واقعات	36
واقعہ ہجرت	36
خوش طبعی اور حاضر جوابی	37
اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نماز	38
اعرابی سے مکالمہ	38
پل صراط کا اجازت نامہ	41
اللہ اور رسول کا محبت کرنا	42
اللہ سبحانہ تقدس کا سرگوشی کرنا	42
عبادت میں خشوع وخضوع	42
آپ رضی اللہ عنہ کی قناعت	43
حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصی ہونا	44
گرتی دیوار تھم گئی	44
دریا کی طغیانی ختم ہوگئی	45
درندوں کی اطاعت کرنا	45
موت عطا نہ فرمانا	46
آپ رضی اللہ عنہ کا مقامِ رضا	46
ازواج واولاد	47
وصال مبارک	48
فرموداتِ عالیہ	49
منقبت بحضور حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ	62
حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا	64
آپ رضی اللہ عنہا کی حیات کے چند واقعات	67
تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت	67
آپ رضی اللہ عنہا کی سادگی	67
انار کا واقعہ	68
آپ رضی اللہ عنہا کا وعدہ	69
گھر کا کام خود کرنا	70
فرائض کی ادائیگی	71
میدانِ احد میں خدمت	72
جنتی لباس	72

مضامین	صفحہ نمبر
غیب سے کھانا	73
سخاوت وتقویٰ	73
مہمان نوازی	74
شاہی دعوت	76
پردہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	78
حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ	82
آپ رضی اللہ عنہ کی حیات کے چند واقعات	85
تکلیف سے بچانا	85
دو گروہوں میں صلح کروانا	85
میرے ماں باپ تم پر قربان	86
آپ رضی اللہ عنہ کا تحمل	86
شرمندگی سے بچانا	87
جود وسخاوت	87
اللہ سبحانہ تقدس سے حیا	88
رضائے الٰہی	88
بہترین اجر	88
وصال مبارک	89
ازواج واولاد	89
فرموداتِ عالیہ	90

مضامین	صفحہ نمبر
حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ	93
آپ رضی اللہ عنہ کی حیات کے چند واقعات	95
آپ رضی اللہ عنہ کا رونا پسند نہیں	95
میزان کے پلڑے	95
جبرائیلِ امین کی مدد کرنا	95
اولاد آزمائش ہے	96
محبت کا انوکھا انداز	96
ناراضگی پسند نہیں	97
اپنے بیٹے کو قربان کرنا	98
شہادت کی خبر	98
واقعہ کربلا	99
ازواج واولاد	100
فرموداتِ عالیہ	101
منقبت بحضور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	103
سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا سلسلہ فیض	105
شجرہ عالیہ حضور خواجہ جی حق ولی سرکار	107
مختصر تعارف خواجہ جی حق ولی سرکار	108
فرموداتِ عالیہ خواجہ جی حق ولی سرکار	110

انتساب

میرے پیارے

مُرشِدِ اکمل، محبوبِ مصطفٰےؐ،

امام الاولیاء، غوثِ زماں، پیرِ جن و بشر،

خواجۂ خواجگان، حضرت غوث خواجہ

محمد اقبال

حق ولی سرکار رحمتہ اللہ علیہ

کے نام

www.HaqWaliSarkar.com

حروفِ آغاز

اللہ سبحانہ تقدس کا شکر و احسان کہ جس کی ہر لحہ رحمتیں اور فضل و کرم ہے کہ اس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے پناہ رحمتوں اور شفقتوں اور مرشدِ پاک غوثِ زماں حضور خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں اور توجہ کے صدقے مجھ گناہ گار کو یہ چند صفحات لکھنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائی اور بخشش کا ذریعہ بنایا۔

اس مختصر سی کتاب میں حضرات اہلِ بیتِ اطہار کا مختصر سا تذکرہ تحریر کیا گیا ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیتِ اطہار کے مختصر حالاتِ زندگی ضرور جان پائیں۔ شروع میں چند آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ مبارکہ تبرکاً تحریر کی گئی ہیں اور آخر میں مرشدِ پاک غوثِ زماں حضور خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر چند الفاظ میں تحریر کیا گیا ہے کہ اُن کی دعاؤں اور توجہ سے مجھ گنہگار کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔

حضرات اہلِ بیتِ اطہار کی محبت ہر مسلمان کے لیے واجب ہے اور یہ ایمان کا حصہ ہے یعنی اگر مسلمان اہلِ بیت سے محبت و عقیدت نہیں رکھتا اور ان سے بغض رکھتا ہے تو وہ ایمان سے خالی ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اہلِ بیتِ اطہار کے متعلق واضح ارشاد فرمایا کہ میرے اہلِ بیت سے محبت رکھو اور جو ان سے محبت رکھتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے، جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے، جو ان کا دل دکھاتا ہے وہ میرا دل دکھاتا ہے اور جو ان سے لڑائی کرتا ہے وہ مجھ سے لڑائی کرتا ہے لہٰذا اہلِ بیت کی محبت و عقیدت کے بغیر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت ممکن نہیں ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ! جو میرے اہلِ بیت سے محبت رکھے تو ان سے بھی محبت فرما۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ

بیتِ اطہار کو جو فضائل و مراتب حاصل ہیں وہ کسی اور کو عطا نہیں ہوئے۔

ویسے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیتِ اطہار سے مراد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازدواجِ مطہرات اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اولاد مبارک ہے لیکن عام طور پر جب اہلِ بیت کا نام لیا جاتا ہے تو خاص طور پر چار شخصیات کا نام ذہن میں آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے چھوٹی شہزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور ان کے خاوند حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے دو صاحبزادے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کیونکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان چار کو خاص طور پر ارشاد فرمایا کہ یہ میرے گھر والے ہیں اور جب قرآنِ مجید میں مباہلہ کی آیت نازل ہوئی کہ وہ دشمن اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اپنے گھر والوں کو لے کر میدان میں آئیں اور مباہلہ کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان چاروں کو ساتھ لیا اور عرض کیا کہ یا الٰہی! یہ میرے گھر والے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی دیگر مقامات پر اور کثرت سے ان شخصیات کے نام لے کر ان کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا بلکہ ان چاروں کو اپنی ذات سے منسوب فرمایا کہ یہ حضرات مجھ سے ہیں اور میرے جسم کا حصہ ہیں۔ اس کتاب میں ان چاروں شخصیات یعنی حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا مختصر تذکرہ مبارک ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں دعا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس تمام مسلمانوں کے دلوں میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیتِ اطہار کی محبت و عقیدت عطا فرمائے اور ہم سب کا ان کی محبت پر خاتمہ فرمائے۔ آمین!

سگِ مُرشد

صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

آیاتِ مبارکہ

1 یوں عرض کر، اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے، بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے (سورۃ اٰل عمران ۔آیت 26)۔ 2 تم فرما دو کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے کہ جسے چاہے دے اور وہ وسعت والا، علم والا ہے۔ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے (سورۃ اٰل عمران ۔آیت 74،73)۔ 3 بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں گزرتا ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال شفیق اور مہربان ہیں (سورۃ التوبۃ ۔آیت 128)۔ 4 بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے ایک (عظمت والا) رسول بھیجا جو اُن پر اس کی آیتیں (قرآنِ مجید) تلاوت فرماتا ہے اور انہیں (ظاہری اور باطنی طور پر) پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور ضرور اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے (سورۃ اٰل عمران ۔ آیت 164)۔ 5 غیب کا جاننے والا تو اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ ان کے آگے پیچھے (فرشتوں کا) پہرہ مقرر کر دیتا ہے (کہ شیطان دخل اندازی نہ کرے) (سورۃ الجن ۔آیت 27،26)۔ 6 اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا اور جانتا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو نبی کی آواز سے اور ان کے حضور بات چِلا کر نہ کہو جیسے تم ایک دوسرے کے سامنے چِلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تم کو خبر نہ ہو۔ بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس، (یہ) وہ ہیں جن کے دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لئے

ہیں، انکے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے (سورۃ الحجرات۔آیت 1 تا 3)۔ 7 اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں (سورۃ التکویر۔آیت 24)۔ 8 اس پیارے چمکتے تارے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی قسم جب یہ معراج سے اترے، تمہارے صاحب نہ بھکے نہ غلط راستے پر چلے اور وہ (تو) کوئی بات (اللہ کے حکم کے بغیر) اپنی خواہش سے نہیں کرتے، ان کا فرمان تو خالص وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے۔ انہیں (بلاواسطہ) سکھایا سخت قوتوں والے طاقتور (اللہ) نے۔ پھر اس جلوے نے قصد فرمایا اور آسمانِ بریں کے سب سے بلند کنارے پر تھا۔ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ پھر وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا تو کیا جو کچھ وہ دیکھتے ہیں تم اس میں ان سے جھگڑتے ہو۔ انہوں نے تو وہ جلوہ دو بار دیکھا۔ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔ جب سدرۃ المنتہیٰ پر چھا رہا تھا۔ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی، بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں (سورۃ النجم۔آیت 1 تا 18)۔ 9 جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے (سورۃ الحشر۔آیت 7)۔ 10 اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! تم فرما دو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع (پیروی) کرو تب اللہ (خود بخود) تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! تم فرما دو کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں فرماتا (سورۃ اٰل عمران۔آیت 31، 32)۔ 11 جو رسول کی اطاعت کرتا ہے تو اس نے اللہ کی اطاعت کی (سورۃ النساء۔آیت 80)۔ 12 اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے (سورۃ اٰل عمرٰن۔آیت 132)۔ 13 بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور کثرت سے سلام (سورۃ

الاحزاب۔آیت 56)۔ 14 اور ہم نے ہوا اس (سلیمان علیہ السلام) کے بس میں کردی کہ اس کے حکم سے نرم نرم چلتی جہاں وہ چاہتا اور دیو بس میں کر دیے، ہر معمار اور غوطہ خور اور دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے۔ یہ ہماری عطا ہے، اب تو چاہے تو احسان کر یا روک رکھ تجھ پر کچھ حساب نہیں اور بے شک اس (سلیمان علیہ السلام) کیلئے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانہ ہے (سورۃ ص۔ آیت 36 تا 40)۔ 15 بے شک ہم نے اس (داؤد علیہ السلام) کے ساتھ پہاڑ مسخر (تابع) فرما دیے کہ تسبیح کرتے شام کو اور سورج چمکتے اور (ان کے پاس) پرندے جمع کیے ہوئے کہ سب ان کے فرمانبردار تھے (سورۃ ص۔ آیت 18،19)۔ 16 اور عیسیٰ (علیہ السلام) رسول ہو گا بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے، سفید داغ والے کو اور میں مردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو، بے شک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو (سورۃ آل عمران۔ آیت 49)۔ 17 اور سلام ہو پیغمبروں پر (سورۃ الصافات۔آیت 181)۔ 18 اور مہاجرین اور انصار میں سے (نیکی میں) سبقت کرنے والے اور سب سے پہلے ایمان لانے والے اور جن مسلمانوں نے نیکی میں ان کی اتباع کی، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے اور اللہ نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے سے دریا بہتے ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے (سورۃ التوبۃ۔آیت 100)۔ 19 بیشک اللہ نے نبی پر فضل فرمایا اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تنگی کے وقت میں نبی کی اتباع کی (سورۃ التوبۃ ۔ آیت 117)۔ 20 محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو ان کے اصحاب ہیں کفار پر بہت سخت ہیں اور آپس میں نرم

www.HaqWaliSarkar.com

دل ہیں۔(اے مخاطب!) تُو ان (صحابہ) کو رکوع کرتے ہوئے، سجدہ کرتے ہوئے دیکھتا ہے اور وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا طلب کرتے ہیں۔ سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر نشانی ہے اور ان کی یہ صفات تورات میں ہیں اور انجیل میں ان کی صفت یہ ہے جیسے ایک کھتی (کھیتی) ہو جس نے اپنی باریک کونپل نکالی پھر اس نے طاقت پکڑی پھر وہ موٹی ہوگئی پھر وہ اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی کاشت کاروں کو بھلی لگی تا کہ (ان کی یہ صفت) کافروں کے دل جلائے۔ اللہ نے ایمان والوں اور ان میں سے نیک عمل کرنے والوں سے مغفرت کا اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے (سورۃ الفتح۔آیت 29)۔ 21 اور جو اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا کہنا مانتے ہیں وہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں، نیکوکاروں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا اور وہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں، یہ فضل اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کافی جاننے والا ہے (سورۃ النساء۔ آیت 70،69)۔ 22 اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صدیقین کے ساتھ ہو جاؤ (سورۃ التوبۃ۔آیت 119)۔ 23 اور اپنے آپ کو روکے رہو ان لوگوں کے ساتھ جو صبح وشام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں اور اپنی آنکھوں کو ان سے مت پھیریئے (سورۃ الکھف۔آیت 28)۔ 24 سارے دوست احباب اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیز گاروں کے، ان سے فرمایا جائے گا اے میرے بندو! آج نہ تم پر خوف ہے اور نہ تم کو غم ہو (سورۃ الزخرف۔آیت 68،67)۔ 25 اس کے اولیاء تو متقین ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو علم نہیں (سورۃ الانفال ۔آیت 34)۔ 26 بے شک ایمان والے فلاح پا گئے جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں اور جو بے ہودہ باتوں سے منہ موڑتے ہیں اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں (سورۃ المومنون۔آیت 1 تا 5)۔ 27 اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جو جنتوں میں معزز و مکرم ہوں گے (سورۃ المعارج۔آیت 34، 35)۔ 28 اے ایمان والو! اسلام

www.HaqWaliSarkar.com

میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (سورۃ البقرۃ۔ آیت 208)۔ 29 کیا مومنوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لیے جھک جائیں (سورۃ الحدید۔ آیت 16)۔ 30 تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے کہ جو خیر کی طرف بلائے اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے، یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں (سورۃ اٰل عمران۔ آیت 104)۔ 31 اور اس سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں (سورۃ حٰمٓ السجدۃ۔ آیت 33)۔ 32 اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو (سورۃ البقرۃ۔ آیت 195)۔ 33 تم ہر گز نیکی نہ پاسکو گے جب تک اللہ کی راہ میں اس میں سے خرچ نہ کرو جس سے تم محبت رکھتے ہو (سورۃ اٰل عمران۔ آیت 92)۔ 34 اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کردیں اور جو ایسا کرے گا وہی لوگ خسارے میں پڑنے والے ہیں (سورۃ المنٰفقون۔ آیت 9)۔ 35 بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے (سورۃ النور۔ آیت 19)۔ 36 اور تم اپنے بے نکاح مردوں اور عورتوں کا نکاح کردو اور اپنے نیک غلاموں اور باندیوں کا، اگر وہ فقیر ہیں تو اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کردے گا اور اللہ وسعت والا بہت جاننے والا ہے (سورۃ النور۔ آیت 32)۔ 37 تمہارے رب نے تم پر کیا چیزیں حرام کی ہیں، وہ یہ ہیں کہ تم اس کے ساتھ کسی کو شریک قرار نہ دو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو (سورۃ الانعام۔ آیت 151)۔ 38 اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں (سورۃ الاحزاب۔ آیت 59)۔ 39 اور عرض کرو اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما (سورۃ طٰہٰ۔ آیت 114)۔

www.HaqWaliSarkar.com

احادیثِ مبارکہ

1 اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف دو ہاتھ بڑھتا ہے تو میں تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہوں (مسلم)۔ 2 اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی (متفق علیہ)۔ 3 جس نے قصداً (جان بوجھ کر) نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں اور نماز دین کا ستون ہے (بیہقی)۔ 4 بے نمازی قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا (دارمی، احمد)۔ 5 میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دیں گئیں (متفق علیہ)۔ 6 میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ سبحانہ تقدس دیتا ہے (بخاری)۔ 7 میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو کیونکہ قاسم (صرف) میں ہی ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں (متفق علیہ)۔ 8 قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار میں ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہتا اور لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا مگر فخریہ نہیں کہتا اور اس روز کوئی نبی نہیں خواہ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہوں یا کوئی دوسرا مگر میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا (ترمذی)۔ 9 اس (قیامت کے) دن عزت اور کنجیاں ہمارے ہاتھ میں ہوں گی (ترمذی)۔ 10 میری آنکھ سوتی ہے لیکن میرا دل نہیں سوتا (بخاری)۔ 11 بے شک اللہ سبحانہ تقدس کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرما دی گئیں (بخاری)۔ 12 تم دیکھتے ہو کہ میں قبلہ رو ہوں، اللہ سبحانہ تقدس کی قسم تمہارا رکوع، سجدہ اور خشوع مجھ سے پوشیدہ نہیں رہتا، میں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا

ہوں (بخاری)۔ 13 میری اور تمہاری مثال ایسی ہے کہ میں تم کو آگ سے بچانے کیلئے کمر سے پکڑ کر روک لیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ آگ سے بچنے کیلئے میرے پاس آ ؤ لیکن تم میری بات نہیں مانتے اور آگ میں گرتے جاتے ہو (مسلم)۔ 14 تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک میں تمہیں تمہارے مال، جان، اولاد اور ہر چیز سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری)۔ 15 بے شک میں رحمت اور تحفہ ہوں (دارمی)۔ 16 میرا حوض ایک مہینہ کی مسافت کا ہے اور اس کے گوشے برابر ہیں، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، اس کی خوشبو مُشک سے زیادہ اچھی ہے، اس کے کوزے آسمان کے تاروں کی طرح ہیں اور جو اس میں سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا (متفق علیہ)۔ 17 زمین و آسمان کے درمیان کوئی مخلوق ایسی نہیں ہے جو یہ نہ جانتی ہو کہ میں اللہ سبحانہ تقدس کا نبی ہوں البتہ انسان اور جنات کفر کرتے ہیں (بیہقی، طبرانی)۔ 18 میری حیات بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔ میرے حضور میں تمہارے اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو جس کے عمل اچھے ہوتے ہیں اس پر میں اللہ سبحانہ تقدس کی حمد کرتا ہوں اور جس کے عمل بُرے ہوتے ہیں تو میں اس کے لئے استغفار کرتا ہوں (خصائص الکبریٰ)۔ 19 مجھے جنت کے جوڑوں (لباس) میں سے ایک جوڑا (لباس) پہنایا جائے گا، پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا اور اس مقام پر مخلوق کا کوئی فرد میرے سوا کھڑا نہ ہوگا (ترمذی)۔ 20 میرے پانچ نام ہیں، میں محمد اور احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ سبحانہ تقدس کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں فرمائے گا اور میں عاقب یعنی آخری نبی ہوں (بخاری)۔

21 جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف کیے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کیے جائیں گے (نسائی)۔

22 اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ

www.HaqWaliSarkar.com

پڑھے (ترمذی)۔ 23 جو میری قبر (شریف) کی زیارت کرے اسکے لئے میری شفاعت واجب ہے (دار قطنی، بیہقی)۔ 24 یا الٰہی! جو برکتیں تو نے مکہ مکرمہ میں دی ہیں اس سے دوگنی برکتیں مدینہ منورہ میں دے (متفق علیہ)۔ 25 جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا (متفق علیہ)۔ 26 میرے تمام امتی جنت میں داخل ہوں گے مگر جس نے میرا انکار کیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ انکار کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ ہی میرا منکر ہے (بخاری)۔ 27 جو میری امت کے بگاڑ کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑے گا اس کیلئے سو شہیدوں کا ثواب ہے (مشکوٰۃ)۔ 28 جو میری سنت سے محبت رکھے گا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا (ترمذی)۔ 29 مجھے اختیار دیا گیا کہ چاہے میں قیامت کے روز شفاعت کرلوں یا پھر میری امت میں سے آدھی امت کو جنت میں داخل کر دیا جائے۔ میں نے اس میں سے شفاعت کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ عام ہوگی اور تم شاید یہ خیال کرو کہ وہ متقین کیلئے ہوگی، نہیں بلکہ وہ گناہ گاروں اور خطا کاروں کے لیے ہوگی (ابن ماجہ)۔

30 میں حضرت آدم علیہ السلام سے اب تک بذریعہ نکاح ہی منتقل ہوا ہوں اور میرے اجداد کی نسل میں زنا نہیں ہوا (خصائص الکبریٰ)۔ 31 میں نکاح کے ذریعے ظاہر ہوا اور آدم علیہ السلام سے لیکر میرے والدین تک پورے سلسلہ نسل میں تخلیقِ اولاد میں بُرا طریقہ اختیار نہیں کیا اور نہ عہدِ جاہلیت کی بدی نے اس پیدائشی نظام کو متاثر کیا (طبرانی)۔ 32 حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو ساتھ ہی ایک روشنی اور نور پھیل گیا جس سے مشرق اور مغرب کے درمیان ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے ملکِ شام کے محلات تک کو دیکھا۔ پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے زمین پر ٹیک لگائی اور اس کے بعد مٹھی

www.HaqWaliSarkar.com

میں مٹی کو لیکر سر مبارک آسمان کی طرف اُٹھایا (خصائص الکبریٰ)۔ 33 مجھے معراج کی شب آسمانوں پر لے جایا گیا تو میں نے ہر آسمان پر اپنا نام محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) لکھا دیکھا (خصائص الکبریٰ)۔ 34 میں نے اپنے رب کو دیکھا (احمد)۔ 35 اللہ سبحانہ تقدس نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا ہے لہٰذا اللہ سبحانہ تقدس کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیے جاتے ہیں (ابن ماجہ)۔ 36 تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنت کا اتباع لازم ہے، اس پر عمل کرو اور ان کے طریقے کو داڑھوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ 37 میرے صحابہ کے متعلق اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرو، اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرو۔ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرو، اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرو۔ میرے بعد انہیں نشانہ نہ بناؤ کہ جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں ستایا تو اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ سبحانہ تقدس کو تکلیف دی اور جس نے اللہ سبحانہ تقدس کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اسے پکڑے (ترمذی)۔ 38 میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں تو تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے (مشکوٰۃ)۔ 39 جب تم ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کو بُرا کہتے ہیں تو کہو کہ تمہارے شر پر اللہ سبحانہ تقدس کی پھٹکار (ترمذی)۔ 40 میرے صحابہ میں سے جو بھی کسی سرزمین میں فوت ہوگا تو ان لوگوں کا قائد بنا کر اُٹھایا جائے گا اور قیامت کے روز ان کے لئے نور ہوگا (ترمذی)۔ 41 میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو ان کے صاع بلکہ نصف صاع کے ثواب کو بھی نہیں پہنچے گا (متفق علیہ)۔ 42 اس مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا، یا پھر مجھے دیکھنے والے کو دیکھا (ترمذی)۔ 43 میری اُمت میں میرے صحابہ کی مثال نمک جیسی ہے کیونکہ نمک کے

www.HaqWaliSarkar.com

بغیر کھانا درست نہیں ہوتا (مشکوٰۃ)۔ 44 میرے صحابہ کی عزت کرو کیونکہ وہ تم سے بہتر ہیں (نسائی)۔ 45 تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ سبحانہ تقدس یاد آئے (ابن ماجہ)۔ 46 اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ جو میرے ولی سے دشمنی (بغض) رکھتا ہے اسکے خلاف میرا اعلانِ جنگ ہے (بخاری)۔ 47 مومن اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک بعض فرشتوں سے زیادہ عزت والا ہے (ابن ماجہ)۔ 48 میری امت میں سے بعض وہ ہیں جو ایک پوری جماعت کی شفاعت کریں گے اور بعض ایک قبیلے کی اور بعض ایک کنبے کی اور بعض ایک آدمی کی، یہاں تک کہ سب جنت میں داخل ہوجائیں گے (ترمذی)۔ 49 جہنمی صف بستہ ہوں گے کہ ایک جنتی ان کے پاس سے گزرے گا، ان میں سے ایک آدمی کہے گا کہ اے فلاں! کیا آپ پہچانتے نہیں کہ میں نے آپ کو پانی پلایا تھا؟ دوسرا کہے گا کہ میں وہ ہوں جس نے آپ کو وضو کے لیے پانی دیا تھا۔ پس وہ ایسے کی شفاعت کرے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا (ابن ماجہ)۔ 50 اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ وہ (روزِ قیامت کا) دن مومن پر ہلکا کردیا جائے گا حتیٰ کہ اس پر اس فرض نماز سے بھی زیادہ آسان ہوجائے گا جسے وہ دنیا میں پڑھتا تھا (بیہقی)۔ 51 اللہ سبحانہ تقدس کے بندوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو انبیاء اور شہداء تو نہیں لیکن قیامت کے روز بارگاہِ الٰہی میں ان کے مقام کو دیکھ کر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! وہ کون (لوگ) ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو رشتہ داری اور مالی لین دین کے علاوہ محض رضائے الٰہی کے لئے آپس میں محبت رکھیں گے۔ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور ان پر نور ہوگا۔ وہ نہیں ڈریں گے جب لوگوں کو خوف ہوگا، وہ غم نہیں کھائیں گے جب کہ لوگ غمگین ہوں گے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی (ترجمہ) خبردار! بے شک جو اللہ کے ولی ہیں ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم (ابوداؤد)۔ 52 اللہ سبحانہ تقدس صرف وہی عمل قبول فرماتا

ہے جو خالص اس کے لیے ہو اور اسے کرنے سے محض اللہ سبحانہ تقدس کی رضامندی مقصود ہو (نسائی)۔ 53 جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں اور نماز دین کا ستون ہے (بیہقی)۔ 54 بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کو چھوڑنا ہے (مسلم)۔ 55 جو زکوٰۃ نہ دے اسکی نماز قبول نہیں (طبرانی)۔ 56 ہر امت کا کوئی فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے (ترمذی)۔ 57 صدقہ خطا کو ایسے دور کرتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے (احمد)۔ 58 جو شخص میری امت تک پہنچانے کے لیے دینی امور کی چالیس احادیث یاد کر لے گا تو اللہ اس کو آخرت کے دن عالمِ دین کی حیثیت سے اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہ رہوں گا (بیہقی)۔ 59 مجھ سے لوگوں کو پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو (بخاری)۔ 60 قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا تو اچھی بات کا حکم کرو گے اور بری بات سے منع کرو گے یا پھر اللہ سبحانہ تقدس تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا، پھر دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی (ترمذی)۔ 61 جس مسلمان کی آنکھ سے مکھی کے سر کے برابر خوفِ الٰہی کی وجہ سے آنسو بہہ کر اس کے چہرے پر آگریں گے تو اللہ سبحانہ تقدس اس پر دوزخ کو حرام فرمادے گا (ابن ماجہ)۔ 62 سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ جب تو فوت ہو تو تیری زبان ذکرِ الٰہی سے تر ہو (طبرانی)۔ 63 جو کوئی مجھے اپنے دو جبڑوں اور دو ٹانگوں کے درمیان کی چیزوں (زبان اور شرم گاہ) کی ضمانت دے تو میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں (بخاری)۔ 64 جب تمہیں اپنی نیکی خوش اور اپنی برائی غمگین کرے تو تم کامل مومن ہو (احمد)۔ 65 سارے بنی آدم خطا کار ہیں اور خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں (ترمذی)۔ 66 اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ اے ابنِ آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں اور پھر بھی تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا (طبرانی)۔ 67 لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز (موت) کو اکثر و بیشتر یاد کیا کرو

www.HaqWaliSarkar.com

(نسائی)۔ 68 جو کم رزق میں بھی اللہ سبحانہ تقدس سے راضی ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے کم عمل میں راضی رہتا ہے (بیہقی)۔ 69 اس کی ناک خاک میں ملے (یعنی ذلیل ہو اور اس کو تین مرتبہ فرمایا) جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپے کے وقت پایا اور وہ جنت میں داخل نہ ہوا (مسلم)۔ 70 اللہ سبحانہ تقدس کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے (ترمذی)۔ 71 اپنی اولاد کا اکرام کرو اور انہیں اچھے آداب سکھاؤ (ابن ماجہ)۔ 72 باپ کے ذمہ بھی اولاد کے حقوق ہیں جس طرح اولاد کے ذمہ باپ کے حقوق ہیں (بہارِ شریعت)۔ 73 والد کا اپنی اولاد کو اس سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں کہ اسے اچھے آداب سکھائے (ترمذی، حاکم)۔ 74 اپنی اولاد کو برابر دو اور اگر میں کسی کو فضیلت دیتا ہوں تو لڑکیوں کو فضیلت دیتا (طبرانی)۔ 75 جس کو اللہ سبحانہ تقدس نے بیٹیاں دی ہوں اور وہ ان کے ساتھ احسان کرے تو وہ جہنم کی آگ سے اس کے لیے رکاوٹ ہو جائے گی (متفق علیہ)۔ 76 جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے نکاح کرے تو اللہ سبحانہ تقدس اسے (آخرت میں) بادشاہی کا تاج پہنائے گا (ابو داؤد)۔ 77 عورت پر سب سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا (حاکم)۔ 78 تم میں اچھے لوگ وہ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں (ابن ماجہ)۔ 79 عورت ایمان کا مزہ نہ پائے گی جب تک شوہر کا حق ادا نہ کرے (طبرانی)۔ 80 جب مرد عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو تیسرا ان کے درمیان شیطان ہوتا ہے (ترمذی)۔ 81 آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا ناجائز کو دیکھنا ہے (احمد)۔ 82 جو اپنی زبان کی حفاظت کرے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے عیب چھپا لے گا (بیہقی)۔ 83 جو نرمی سے محروم ہوا وہ ہر خیر و بھلائی سے محروم ہوا (مسلم)۔ 84 جو اپنے غصے کو روکے گا قیامت کے دن اللہ سبحانہ تقدس اپنا عذاب اس سے روک دے گا۔

اھلِ بیتِ اطھار کی شان میں احادیثِ مبارکہ

www.HaqWaliSarkar.com

احادیثِ مبارکہ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ کہ تم میں میرے اہلِ بیت کی مثال کشتی نوح (علیہ السلام) جیسی ہے کہ جو شخص اس میں سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا (احمد)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمت سے روزی دیتا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کی محبت کے لئے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کے لئے میرے اہلِ بیت سے محبت کرو (ترمذی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑی ہیں کہ اگر تم انہیں پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک اللہ سبحانہ تقدس کی کتاب (قرآنِ مجید) اور دوسرے میرے گھر والے یعنی اہلِ بیت (ترمذی)۔

جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی کہ پھر (اے رسول مکرم!) جو لوگ علم حاصل ہو جانے کے بعد بھی آپ سے عیسیٰ (علیہ السلام) کے متعلق بحث کریں تو آپ کہیں کہ آؤ ہم بلا لیں اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنے آپ کو اور تمہیں اور پھر ہم مباہلہ (عاجزی کے ساتھ دعا) کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں (سورۃ آل عمران۔ آیت 61) تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور عرض کیا کہ یا الٰہی! میرے گھر والے یہ لوگ ہیں (مسلم)۔

ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کالی اون کی مخلوط چادر اوڑھی ہوئی تھی کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ آئے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت امام حسین

رضی اللہ عنہ آئے تو وہ بھی ان کے ساتھ داخل ہو گئے، پھر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا آئیں تو انہیں بھی چادر میں داخل کرلیا اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو انہیں بھی چادر میں داخل کرلیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے نبی کے گھر والو! اللہ سبحانہ تقدس چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کردے اور تم کو خوب پاک وصاف فرمادے (مسلم)۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں اور حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائیں اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بائیں جانب گود میں تشریف فرما ہیں جبکہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تشریف فرما ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! حسن (رضی اللہ عنہ) اور حسین (رضی اللہ عنہ) دونوں میزان کے پلڑے ہیں جبکہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس کا ترازو ہے اور ترازو دو پلڑوں پر ہی قائم رہتا ہے جبکہ تم روزِ محشر لوگوں کو اجر تقسیم کروگے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں درخت ہوں اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس کی ٹہنی ہے اور علی (رضی اللہ عنہ) اس کا شگوفہ ہے اور حسن (رضی اللہ عنہ) اور حسین (رضی اللہ عنہ) اس کا پھل ہیں اور اہلِ بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں اور یہ سب جنت میں ہوں گے اور یہ حق ہے یہ حق ہے (حاکم)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ میرا جامہ دان جس سے میں آرام پاتا ہوں میرے اہلِ بیت ہیں اور میری جماعت انصار ہیں (ترمذی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک میں تم میں دو نائب چھوڑ کر جارہا ہوں۔ ایک اللہ سبحانہ تقدس کی کتاب (قرآنِ مجید) جو کہ آسمان وزمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی (کی طرح) ہے اور میری عترت یعنی اہلِ بیت اور یہ کہ دونوں اس وقت تک ہرگز جدا نہیں ہوں

www.HaqWaliSarkar.com

گے جب تک میرے پاس حوضِ کوثر پر نہیں پہنچ جاتے (احمد)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم کہ کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا جب تک وہ ان (میرے اہلِ بیت) سے اللہ سبحانہ تقدس کے لیے اور میرے قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے (ابن ماجہ)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو میرے بعد میری اہل کے لیے بہترین ہے (حاکم)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی محبوب تر نہ ہوجاؤں اور میرے اہلِ بیت اسے اس کے اہلِ خانہ سے محبوب تر نہ ہوجائیں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہوجائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہوجائے (طبرانی، بیہقی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اہلِ بیت کی محبت کو لازم پکڑو پس وہ شخص جو اس حال میں اللہ سبحانہ تقدس سے ملا کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہو تو وہ ہماری شفاعت کے وسیلہ سے جنت میں داخل ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ کسی بھی شخص کو اس کا عمل ہمارے حق کی معرفت حاصل کیئے بغیر فائدہ نہیں دے گا (طبرانی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے اہلِ بیت کی ایک دن کی محبت پورے سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو اسی محبت پر فوت ہوا وہ جنت میں داخل ہوگیا (دیلمی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کسی کو نصیب ہوجائیں تو وہ آخرت کے عمل کا تارک نہیں ہوسکتا (اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں) نیک بیوی، نیک اولاد، لوگوں کے ساتھ حسنِ معاشرت اور اپنے ملک میں روزگار اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت (دیلمی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن جن کے لیے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا (اور وہ یہ ہیں) میری اولاد کی عزت وتکریم کرنے والا اور ان کی حاجات کو پورا کرنے والا اور ان کے معاملات کے لئے تگ ودو کرنے والا جب مجبور ہو کر اس کے پاس آئیں اور دل وجان سے ان سے محبت کرنے والا (کنز العمال)۔

عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہو کہ اے اللہ! تو درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریت طاہرہ پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر اور برکت عطا فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت طاہرہ کو جیسا کہ تو نے برکت عطا کی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو، بے شک تو حمید ومجید ہے (متفق علیہ)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو یہ خوشی حاصل کرنا ہو کہ اس کے نامہ اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے تو جب وہ ہم اہلِ بیت پر درود بھیجے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے کہ اے اللہ! تو درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات امہات المومنین پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریت اور اہلِ بیت پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر۔ بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا رب ہے (ابو داؤد)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے نماز پڑھی اور مجھ پر اور میرے اہلِ بیت پر درود نہ پڑھا اس کی نماز قبول نہ ہوگی (بیہقی، دار قطنی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ستارے اہلِ آسمان کے لئے امان ہیں پس جب ستارے چلے گئے تو اہلِ آسمان بھی چلے گئے اور میرے اہلِ بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں پس جب میرے اہلِ بیت چلے گئے تو اہلِ زمین بھی چلے گئے (دیلمی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چھ بندوں پر میں لعنت کرتا ہوں اور اللہ سبحانہ تقدس بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہے وہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے۔ وہ چھ لوگ یہ ہیں۔ پہلا وہ شخص جو کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا ہو۔ دوسرا وہ شخص جو اللہ سبحانہ تقدس کی تقدیر کو جھٹلانے والا ہو۔ تیسرا وہ شخص جو ظلم و جبر کے ساتھ تسلط حاصل کرنے والا ہوتا کہ اس کے ذریعے اسے عزت دے سکے جسے اللہ سبحانہ تقدس نے ذلیل کیا ہے اور اسے ذلیل کر سکے جسے اللہ سبحانہ تقدس نے عزت دی ہے۔ چوتھا وہ شخص جو اللہ سبحانہ تقدس کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے والا ہو۔ پانچواں وہ شخص جو میری عترت یعنی اہلِ بیت کی حرمت کو حلال کرنے والا ہو۔ چھٹا وہ شخص جو میری سنت کا تارک ہو (ترمذی، ابن حبان، حاکم)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ ہمارے اہلِ بیت سے کوئی آدمی نفرت نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ سبحانہ تقدس اسے دوزخ میں ڈال دیتا ہے (ابن حبان، حاکم)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! جو ہمارے اہلِ بیت سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت یہودیوں کے ساتھ جمع کرے گا۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اگرچہ وہ نماز، روزہ کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور اپنے آپ کو مسلمان گمان ہی کیوں نہ کرتا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (ہاں) اگرچہ وہ روزہ اور نماز کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور خود کو مسلمان تصور کرتا ہو (طبرانی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اہلِ بیت سے کوئی بغض نہیں رکھتا اور کوئی حسد نہیں کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن اسے آگ کے چابکوں (کوڑوں) سے حوضِ کوثر سے دھتکار دیا جائے گا (طبرانی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس میں پائی جائیں

گی نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں (اور وہ تین چیزیں یہ ہیں) علی (رضی اللہ عنہ) سے بغض رکھنا اور میرے اہلِ بیت سے دشمنی رکھنا اور یہ کہنا کہ ایمان (فقط) کلام کا نام ہے (دیلمی)۔

﴿⬬﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جس نے مجھ سے محبت کی اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے محبت کی اور ان کی والدہ (سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا) سے محبت کی تو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا (ترمذی)۔

﴿⬬﴾ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! فرمادیجئے کہ میں تم سے صرف اپنی قرابت کے ساتھ محبت کا سوال کرتا ہوں۔ تو عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قرابت والے کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی (رضی اللہ عنہ)، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اور ان کے دونوں بیٹے (حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ) (طبرانی)۔

﴿⬬﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! تو اور تیرے (چاہنے والے) مددگار (قیامت کے روز) میرے پاس حوضِ کوثر پر پُرنور چہروں کے ساتھ سیراب ہو کر آئیں گے اور ان کے چہرے (نور کی وجہ سے) سفید ہوں گے اور بے شک تیرے دشمن (قیامت کے روز) میرے پاس حوضِ کوثر پر بدنما چہروں کے ساتھ اور سخت پیاس کی حالت میں آئیں گے (طبرانی)۔

﴿⬬﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (متفق علیہ)۔

﴿⬬﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں (بخاری، ترمذی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا میں مولیٰ (مددگار) ہوں علی (رضی اللہ عنہ) (بھی) اس کے مولیٰ (مددگار) ہیں (ترمذی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس علی (رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے۔ اے اللہ! حق کو اسی طرف پھیر دے جس طرف علی (رضی اللہ عنہ) ہیں (ترمذی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منافق علی (رضی اللہ عنہ) سے محبت نہیں کرتا اور مسلمان علی (رضی اللہ عنہ) سے بغض نہیں رکھتا (ترمذی، احمد)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو (ترمذی، حاکم)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! اللہ سبحانہ تقدس، اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور جبرائیل امین تم سے راضی ہیں (طبرانی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ ہر ایمان والے کے یار و مددگار رہیں (ترمذی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی (رضی اللہ عنہ) اس کا دروازہ ہے (ترمذی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ سبحانہ تقدس کی نافرمانی کی اور جس نے علی (رضی اللہ عنہ) کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے علی (رضی اللہ عنہ) کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی (حاکم)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے علی (رضی اللہ عنہ) کو برا بھلا کہا اس نے مجھے برا بھلا کہا (حاکم)۔

﴿ ⬣ ﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی (رضی اللہ عنہ) عرب کے سردار ہیں (حاکم)۔

﴿ ⬣ ﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے علی (رضی اللہ عنہ) سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے علی (رضی اللہ عنہ) سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا (حاکم)۔

﴿ ⬣ ﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کون شخص بہت پیارا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا)۔ پھر عرض کیا گیا کہ مردوں میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کے خاوند (حضرت علی رضی اللہ عنہ) (ترمذی)۔

﴿ ⬣ ﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی (رضی اللہ عنہ) کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے (حاکم، طبرانی)۔

﴿ ⬣ ﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے شبِ معراج مجھے علی (رضی اللہ عنہ) کی تین صفات کی خبر دی یہ کہ وہ تمام مومنین کے سردار ہیں، متقین کے امام ہیں اور (قیامت کے روز) نورانی چہرے والوں کے قائد ہوں گے (طبرانی)۔

﴿ ⬣ ﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کا نکاح علی (رضی اللہ عنہ) سے کروں (طبرانی)۔

﴿ ⬣ ﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! میری امت میں بڑا بد بخت وہ ہوگا جو تجھے قتل کرے گا۔

﴿ ⬣ ﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں میرے بعد بڑا عالم علی (رضی اللہ عنہ) ہے۔

﴿ ⬣ ﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اہلِ جنت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والا علی (رضی اللہ عنہ) ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک پل صراط پر ایک گھاٹی ہے جسے علی (رضی اللہ عنہ) کے اجازت نامے کے بغیر کوئی عبور نہ کر سکے گا۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی میں اس کو علی (رضی اللہ عنہ) کی ولایت تسلیم کرنے کا حکم دیتا ہوں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو یہ چاہے کہ عرب کے نوجوانوں کا سردار دیکھوں تو وہ علی (رضی اللہ عنہ) کو دیکھے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کا ایک وصی اور وارث ہوتا ہے اور میرا وصی اور وارث علی (رضی اللہ عنہ) ہے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کا ایک محرم راز ہوتا ہے اور میرا محرم راز علی (رضی اللہ عنہ) ہے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی (رضی اللہ عنہ) میرے لیے ایسے ہے جس طرح میرا سر میرے بدن سے ہے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ (رضی اللہ عنہا) رکھا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس نے اسے اور اس کے چاہنے والوں کو آگ سے چھڑا (اور بچا) لیا ہے (دیلمی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جسم کا ٹکڑا ہے لہٰذا جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور ایک اور روایت میں ہے کہ جو چیز انہیں پریشان کرے وہ مجھے پریشان کرتی ہے اور جو چیز انہیں تکلیف دے وہ مجھے ستاتی ہے (متفق علیہ)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اہلِ جنت عورتوں کی سردار ہیں

مگر مریم بنتِ عمران کے علاوہ (خصائص الکبریٰ)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور مجھے ہرگز یہ پسند نہیں کہ کوئی شخص اسے تکلیف پہنچائے (متفق علیہ)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ اس کی تکلیف میری تکلیف ہے اور جو چیز اسے اذیت دے وہ چیز میرے لیے بھی اذیت ناک ہے (ترمذی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) جنتی عورتوں کی سردار ہے (بخاری)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی پردے کی اوٹ سے یہ اعلان کرے گا کہ اے اہلِ محشر! اپنی نظریں جھکالو حتیٰ کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) گزر جائیں (حاکم)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے اپنی عفت کی حفاظت کی ہے تو اللہ سبحانہ تقدس نے ان کی اولاد کو دوزخ پر حرام کر دیا (حاکم)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہو، اس امت کی عورتوں کی سردار ہو اور مؤمنین عورتوں کی سردار ہو (متفق علیہ)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تمہارے غضب کی وجہ سے اللہ سبحانہ تقدس غضب ناک ہوتا ہے اور تمہارے راضی ہونے کی وجہ سے اللہ سبحانہ تقدس راضی ہوتا ہے (حاکم)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انبیائے کرام قیامت کے دن سواری کے جانور

www.HaqWaliSarkar.com

پر سوار ہوکر اپنی اپنی قوم کے مسلمانوں کے ساتھ میدانِ محشر میں تشریف لائیں گے اور حضرت صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے براق پر لایا جائے گا جس کا قدم اس کے منتہائے نگاہ (نظر کی انتہا) پر پڑے گا اور میرے آگے آگے سیّدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) ہوں گی (حاکم)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزِ قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا کہ اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکالو اور اپنی نگاہیں نیچی کرلو تاکہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پل صراط سے گزر جائیں۔ پس آپ (رضی اللہ عنہا) گزر جائیں گی اور آپ (رضی اللہ عنہا) کے ساتھ حورِعین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی (کنز العمال)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری بیٹی سیّدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) قیامت کے دن اس طرح اٹھے گی کہ اس پر عزت کا جوڑا ہوگا جسے آبِ حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری مخلوق اسے دیکھ کر دنگ رہ جائے گی اور پھر اسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا جس کا ہر حُلّہ ہزار حُلّوں پر مشتمل ہوگا۔ ہر ایک پر سبز خط میں لکھا ہوگا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی بیٹی کو احسن صورت، اکمل ہیبت، تمام تر کرامت اور بے پناہ عزت واحترام سے جنت میں لے جاؤ۔ پس فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو دلہن کی طرح سجا کر ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی طرف لایا جائے گا (طبری)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (حضرت علی رضی اللہ عنہ)، فاطمہ (رضی اللہ عنہا)، حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پیچھے (حاکم)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں چوتھے تم ہو (اور وہ چار یہ ہیں) میں، تم، حسن اور

www.HaqWaliSarkar.com

حسین (رضی اللہ عنہما) ہیں (احمد)۔

﴿ ﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! تو نے مجھے حسین وجمیل بنایا ہے تو میرے ستونوں کو بھی حسین بنا۔ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ میں نے تیرے ستونوں کو حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) کے ذریعے حسین وجمیل بنادیا ہے (عسقلانی)۔

﴿ ﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں، علی (رضی اللہ عنہ)، فاطمہ (رضی اللہ عنہا)، حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) قیامت کے دن عرش کے گنبد کے نیچے ہوں گے (کنز العمال)۔

﴿ ﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا یہ بیٹا (حسن رضی اللہ عنہ) سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ سبحانہ تقدس مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرادے گا (بخاری)۔

﴿ ﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرمارہے تھے کہ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما (متفق علیہ)۔

﴿ ﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسن (رضی اللہ عنہ) اور حسین (رضی اللہ عنہ) دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہیں (ترمذی)۔

﴿ ﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسن (رضی اللہ عنہ) اور حسین (رضی اللہ عنہ) یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں (بخاری، ترمذی)۔

﴿ ﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یاالٰہی! میں ان دونوں (حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ) سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت کر اور جو شخص ان سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر (ترمذی)۔

﴿ ﴾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا کہ جس سے تم جنگ کروگے میں اس سے جنگ کروں گا اور جس سے تم صلح

www.HaqWaliSarkar.com

کروگے میں اس سے صلح کروں گا (ترمذی، ابن ماجہ)۔

عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اہلِ بیت میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے کہ میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کو سونگھتے تھے اور ان کو اپنے ساتھ لپٹاتے تھے (ترمذی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا تو ایک شخص نے دیکھ کر کہا کہ اے لڑکے! تم کتنی عمدہ سواری پر سوار ہو۔ تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ سوار بھی تو بہت عمدہ ہے (ترمذی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ان دونوں (حسن اور حسین رضی اللہ عنہما) سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا (احمد)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ ان دونوں (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) سے بھی محبت کرے (نسائی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں۔ اللہ سبحانہ تقدس اس شخص کو محبوب رکھتا ہے جو حسین رضی اللہ عنہ سے محبت رکھے (ترمذی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے گزرے تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو روتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے (طبرانی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس کا میں مولیٰ (مددگار) ہوں علی (رضی اللہ عنہ)

(بھی) اس کے مولیٰ (مددگار) ہیں۔ (ترمذی)

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.HaqWaliSarkar.com

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا اسمِ گرامی علی اور کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوتراب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود رکھی۔آپ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت تیرہ 13 رجب المرجب کو واقعہ فیل کے تیس سال بعد بروز جمعۃ المبارک کو خانہ کعبہ کے اندر ہوئی۔

جب آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ کے والد نے آپ رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر پیار کیا تو پریشان ہوئے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے آنکھیں نہ کھولیں تھیں اور پھر جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر اپنی گود میں لیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے آنکھیں کھول دیں اور ایک مرتبہ جوانی میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جب تم پیدا ہوئے اور تمہارے والد نے تمہیں پکڑا تو تم نے آنکھیں کیوں نہ کھولیں اور جب میں نے پکڑا تو فوراً آنکھیں کھول دیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں یہ چاہتا تھا کہ میری پہلی نظر رخِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پڑے۔جب آپ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے منہ میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور آپ رضی اللہ عنہ کا نام علی خود رکھا۔اعلانِ نبوت سے پہلے ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی کفالت میں لے لیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سائے میں پرورش پائی اسی لیے آپ رضی اللہ عنہ نے کبھی بھی بت پرستی نہ کی۔آپ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ ہیں۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا رنگ مبارک گندمی تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کا جسم قدرے فربہ تھا اور کندھے مبارک مضبوط اور چوڑے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے بازو اور پنڈلیاں گوشت سے بھرپور تھیں اور آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بڑی اور چہرہ پرکشش تھا۔آپ رضی اللہ عنہ کا قد مبارک درمیانہ تھا

اور آپ رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک پر بال بے شمار تھے۔آپ رضی اللہ عنہ کی ریش (داڑھی) مبارک گھنی تھی۔

جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا تو اس وقت حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک دس سال تھی۔آپ رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا واقعہ اس طرح ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ام المؤمنین حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور جب یہ لوگ نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا کہ آپ لوگ کیا کر رہے تھے؟ تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ اللہ سبحانہ تقدس کا ایسا دین ہے جس کو اس نے اپنے لیے منتخب کیا ہے اور اس کی تبلیغ و اشاعت کے لیے اپنے رسول کو بھیجا ہے لہٰذا میں تم کو بھی ایسے معبود کی طرف بلاتا ہوں جو اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں تم کو اسی کی عبادت کا حکم دیتا ہوں۔آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں جب تک اپنے باپ ابو طالب سے دریافت نہ کرلوں اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا۔چونکہ اس وقت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس راز کو فاش نہیں کرنا چاہتے تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! اگر تم اسلام نہیں لاتے ہو تو ابھی اس معاملہ کو پوشیدہ رکھو اور کسی پر ظاہر نہ کرنا۔حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اگرچہ اس وقت رات میں ایمان نہیں لائے مگر اللہ سبحانہ تقدس نے آپ رضی اللہ عنہ کے دل میں ایمان کو واضح کر دیا تھا لہٰذا دوسرے روز صبح ہوتے ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیش کی ہوئی ساری باتوں کو قبول کرلیا اور اسلام لے آئے۔

شانِ صحابہ کرام

ان کی جزا ان کے رب کے پاس ہے جو دائمی جنتیں ہیں جن کے نیچے سے دریا بہتے ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے، یہ (جزا) اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے (سورۃ البینۃ۔آیت 8)۔

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حیات کے چند واقعات

واقعہ ہجرت

کافروں کی شرارت سے جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مکہ معظمہ سے ہجرت کا ارادہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس کفار کی امانتیں تھیں جو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو امین مان کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس رکھوائی ہوئی تھیں۔ کفار آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قتل کرنے کے ناپاک ارادے سے باہر جمع تھے تو اس وقت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم میرے بستر پر سو جاؤ کیونکہ میں ہجرت کر کے جا رہا ہوں اور تم میرے بعد لوگوں کی امانتیں واپس کر کے میرے پاس مدینے میں آ جانا۔ ایسے حالات میں کہ جب کفار بیتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا محاصرہ کیے ہوئے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہے کہ کفار باہر موجود ہیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قتل کرنے کے لیے آئے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ کا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بستر پر لیٹنا موت کو گلے لگانے کے مترادف ہے لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے کمال محبت و جانثاری کا ثبوت دیا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بستر پر آرام فرمانے کے لیے لیٹ گئے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دشمنوں کے باہر موجود ہونے کے باوجود ان کے پاس سے ہو کر چلے گئے لیکن اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے ان کافروں کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باہر جاتے ہوئے نظر نہ آئے۔ جب صبح ہوئی تو کفار گھر میں داخل ہوئے اور بستر دیکھا تو وہاں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بجائے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آرام فرما رہے تھے۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہاں ہیں اور کہاں گئے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ تم لوگ ہی ساری رات تلواریں لے کر باہر پہرہ دے رہے تھے مجھے کیا معلوم کہ وہ کہاں تشریف لے کر گئے

ہیں۔ یہ سن کر وہ لاجواب ہو کر چلے گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کچھ دنوں میں وہ امانتیں واپس کر کے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔

خوش طبعی اور حاضر جوابی

ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حاضر تھے اور کھجوروں کا طباق پڑا ہوا تھا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو اجازت مرحمت فرمائی کہ کھجوریں کھائیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب حضرات کھجوریں کھا رہے تھے کہ تدبیر سوجھی کہ سب کھجوریں کھا کھا کر خالی گھٹلیاں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس رکھتے جاؤ۔ جب خوب کھجوریں کھائی گئیں تو گھٹلیوں کا ڈھیر بھی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس لگتا گیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ منظر دیکھتے جاتے اور مسکراتے جاتے اور صحابہ کرام بھی ہنستے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج بہت زیادہ کھجوریں کس نے کھائی ہیں؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ معلوم تو ظاہر میں یہی ہو رہا ہے کہ اس وقت تمام کھجوریں علی (رضی اللہ عنہ) نے ہی کھائی ہیں کیونکہ گھٹلیاں انہی کے پاس زیادہ ہیں۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں تاکہ میں ان کو جواب دے سکوں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! ہاں ضرور جواب دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر ایسا ہی ہے تو پھر بات یوں ہے کہ میں تو کھجوریں کھاتا رہا لیکن گھٹلیاں رکھتا رہا لیکن یہ سب لوگ گھٹلیوں سمیت ہی کھجوریں کھا گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا یہ جواب سن کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام صحابہ کرام خوب مسکرائے۔

اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور نماز

فتح خیبر کے سفر میں صبہا کے مقام پر ایک دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نمازِ ظہر ادا فرمائی اور حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو کسی کام کے لیے کہیں بھیجا۔ اسی دوران نمازِ عصر کا وقت بھی آ گیا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نمازِ عصر ادا فرمائی۔ اس کے کچھ دیر بعد حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا سرانور حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی گود میں رکھا اور آرام فرمانے لگے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے حرکت تک نہ کی تا کہ میرے آقا و مولیٰ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آرام میں خلل نہ آئے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! کیا تم نے نمازِ عصر پڑھ لی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! نہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اب سورج غروب ہو گیا ہے لیکن تم نمازِ عصر وقت پر ہی ادا کرو گے۔

پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اگر علی (رضی اللہ عنہ) تیری اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت میں تھا تو اس پر سورج لوٹا دے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ سورج جو غروب ہو چکا تھا وہ غروب ہونے کے بعد پھر طلوع ہو گیا یہاں تک کہ پہاڑوں اور زمین پر دھوپ چمکنے لگی۔ پھر حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور نمازِ عصر پڑھی اور پھر سورج غروب ہو گیا۔

اعرابی سے مکالمہ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے قریباً دس دن بعد ایک اعرابی مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دروازے پر آیا اور اس اعرابی نے اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا۔ اس اعرابی نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے

www.HaqWaliSarkar.com

وصال مبارک پر افسوس کرتے ہوئے دریافت کیا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصی کون ہیں؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ کیا۔اس اعرابی نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی جانب توجہ کرتے ہوئے سلام کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اس اعرابی کو اس کے نام سے پکارا۔اعرابی نے آپ رضی اللہ عنہ کے منہ سے اپنا نام سنا تو وہ حیران ہوگیا اور پوچھنے لگا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو میرے نام کے متعلق کیسے معلوم ہوا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خبر دی تھی اور تمہارے حال سے بھی آگاہ فرمایا تھا۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا نام مضر ہے اور تم عرب سے تعلق رکھتے ہو اور تم نے اپنے قبیلے کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کی خبر دیتے ہوئے کہا تھا کہ تہامہ میں ایک آدمی کھڑا ہوگا جس کے رخسار چاند سے زیادہ روشن ہوں گے، اس کی گفتگو شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہوگی، وہ خچر پر سواری کرے گا، اپنے کپڑوں اور جوتوں کو خود پیوند لگائے گا، زنا، چوری، سود اور ناحق قتل کو حرام قرار دے گا، وہ خاتم الانبیاء ہوگا، وہ رمضان المبارک کے روزے رکھنے والا ہوگا، بیت اللہ شریف کا حج کرے گا اور نمازِ پنجگانہ ادا کرے گا۔اے گروہ اس پر ایمان لے آؤ اور اس کی تصدیق کرو لیکن تمہاری قوم نے تمہاری ان باتوں کو سن کر تمہیں قید میں ڈال دیا۔جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصال مبارک ہوا تو تیری قوم سیلاب سے غرق ہوگئی اور تجھے قید خانہ سے رہائی نصیب ہوئی۔ پھر تیرے کانوں میں غیبی آواز آئی کہ اے مضر! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وصال فرما گئے ہیں تو ان کے صحابہ کرام سے ملنے مدینہ منورہ جاؤ اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کرو۔

اس اعرابی نے جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی زبانی تمام حال سنا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور اس نے آگے بڑھ کر آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا بوسہ لیا اور عرض کیا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ سے کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم سوال پوچھو میں

www.HaqWaliSarkar.com

انشاء اللہ تمہیں شافی جواب دوں گا۔

اعرابی — وہ کون سا نر ہے جس کا باپ اور ماں نہیں؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ — حضرت آدم علیہ السلام

اعرابی — وہ کون سی مادہ ہے جو بغیر ماں باپ کے وجود میں آئی؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ — حضرت حوا علیہا السلام

اعرابی — وہ کون سا نر ہے جو نر کے بغیر پیدا ہوا؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ — حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اعرابی — وہ کون سی قبر ہے جس نے صاحبِ قبر کو اپنے ساتھ سیر کروائی؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ — حضرت یونس علیہ السلام جو مچھلی کے پیٹ میں رہے اور مچھلی انہیں سیر کرواتی رہی۔

اعرابی — ایسا جسم جس نے ایک بار کھایا اور پھر کبھی نہیں کھایا؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ — حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا جس نے سانپ بن کر فرعون کے جادوگروں کے جادو کو ایک لقمہ میں ختم کر ڈالا۔

اعرابی — زمین کا وہ ٹکڑا جہاں سورج ایک مرتبہ چمکا؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ — دریائے نیل کی وہ زمین جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے پھاڑ دی گئی۔

اعرابی — ایسا پتھر جس سے جاندار کی پیدائش ہوئی؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ — حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی۔

اعرابی — ایسی عورت جس نے تین ساعت میں بچہ جنا؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ — حضرت مریم رضی اللہ عنہا۔

اعرابی — دو دوست جو دوست نہیں ہوتے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ — جسم اور جان۔

www.HaqWaliSarkar.com

اعرابی	دو دشمن جو دشمن نہیں ہوتے؟
حضرت علی رضی اللہ عنہ	موت اور زندگی۔
اعرابی	شے کیا ہے لاشے کیا ہے؟
حضرت علی رضی اللہ عنہ	شے مومن ہے اور لاشے کافر ہے۔
اعرابی	رحم میں سب سے پہلے کس اعضاء کی شکل بنتی ہے؟
حضرت علی رضی اللہ عنہ	شہادت کی انگلی۔
اعرابی	قبر میں سب سے آخر میں کون سی چیز فنا ہوتی ہے؟
حضرت علی رضی اللہ عنہ	بندہ کے سر کی ہڈی۔

اس اعرابی نے جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے جوابات سنے تو بے اختیار آپ رضی اللہ عنہ کا ماتھا چوم لیا۔

پل صراط کا اجازت نامہ

ایک بار حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر مسکرانے لگے تو حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پل صراط سے وہی گزرے گا جس کو علی رضی اللہ عنہ تحریری اجازت نامہ دیں گے۔ یہ سن کر حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بھی مسکرا دیئے اور کہنے لگے کہ کیا میں آپ رضی اللہ عنہ کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے بیان کردہ خوشخبری نہ سناؤں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا تھا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! پل صراط سے گزرنے کا تحریری اجازت نامہ صرف اسی کو دینا جو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے والا ہوگا۔

www.HaqWaliSarkar.com

[redacted]

جنگِ خیبر میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دن یہ ارشاد فرمایا کہ کل میں جھنڈا ضرور اس شخص کو دوں گا جس کو اللہ سبحانہ تقدس اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوست رکھتا ہے اور اس کے ہاتھ پر اللہ سبحانہ تقدس ضرور فتح عطا فرمائے گا۔ تمام صحابہ کرام اس رات اس حسرت میں رہے کہ صبح کس خوش نصیب کو جھنڈا عطا فرمایا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی ابن طالب کہاں ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کو بلا کر لایا جائے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعابِ دہن لگایا اور ان کے لیے دعا فرمائی تو وہ فوراً اس طرح شفایاب ہو گئے جیسے انہیں کوئی تکلیف ہی نہ تھی اور پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔

اللہ کا سرگوشی کرنا

ایک دن غزوہ طائف کے موقع پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور سرگوشی کی اور سرگوشی طویل ہوگئی۔ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سرگوشی فرما کر فارغ ہوئے تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے چچازاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی فرمائی تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ سبحانہ تقدس نے خود ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی ہے۔

عبادت میں خشوع وخضوع

آپ رضی اللہ عنہ کو عبادت میں اس قدر خشوع وخضوع تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے

کھڑے ہوتے تو اپنے اردگرد کی کچھ بھی خبر نہ رہتی بلکہ یہاں تک کہ نماز میں استغراق کی کیفیت اس قدر شدت سے طاری ہوتی کہ جسم پر ہونے والی کسی واردات کی بھی خبر نہ ہوتی۔ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کو تیر لگ گیا جو جسم میں اتنی گہرائی میں چلا گیا کہ اس کا نکالنا مشکل ہو گیا۔لوگوں نے تیر نکالنے کی کوشش کی مگر تکلیف کی وجہ سے وہ اس کو نہ نکال پائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوں گا تو تم لوگ میرے تیر کو نکال لینا۔ چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی جسم مبارک سے اس تیر کو نکال دیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس کا احساس اور تکلیف تک محسوس نہ ہوئی اور جب نماز ختم ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ کو پتا چلا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک سے تیر نکال لیا گیا ہے۔

آپ کی قناعت

آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک بدو مالی امداد کے لیے حاضر ہوا۔آپ رضی اللہ عنہ اس وقت گھر پر موجود نہ تھے بلکہ مسجدِ نبوی میں بیٹھے روٹی کے خشک ٹکڑے پانی میں بھگو کر کھا رہے تھے۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے اس بدو کی بہت اچھی مہمان نوازی کی اور بہت لذیذ کھانا پیش کیا۔اس نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو عرض کیا کہ میں نے مسجدِ نبوی میں ایک شخص کو دیکھا ہے جو کہ سوکھی روٹی پانی کے ساتھ کھا رہا تھا، میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ میں تو لذیذ کھانا کھاؤں اور وہ شخص روٹی کے خشک ٹکڑے کھائے لہٰذا میں اس کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے اصرار کیا کہ آپ کھانا کھالیں اور انہیں رہنے دیں لیکن جب اس بدو نے اصرار کیا اور کہا کہ میں اس شخص کے بغیر کھانا نہیں کھاؤں گا تو حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اس بدو سے فرمایا کہ وہی تو امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ سوکھی روٹی پانی کے ساتھ کھا رہے ہیں۔ یہ سن کر وہ بدو بڑا حیران ہوا کہ یہ

www.HaqWaliSarkar.com

عجیب معاملہ ہے کہ گھر میں آنے والوں کو عمدہ اور لذیذ کھانا پیش کیا جارہا ہے اور امیر المؤمنین خود سوکھی روٹی پانی کے ساتھ کھا کر گزارہ کر رہے ہیں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصی ہونا

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مقام صفین پر لشکر سمیت ایسی جگہ پر گزر ہوا جہاں پانی دستیاب نہ تھا۔ لشکر کے لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے پانی کی نایابی پر شکوہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک جانب جا کر حکم فرمایا کہ یہاں پر زمین کی کھودائی کرو چنانچہ اس جگہ زمین کی کھودائی کی گئی تو کچھ دیر کے بعد ایک بھاری پتھر آڑے آ گیا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اس پتھر کو ایک ہی جھٹکے میں باہر نکال دیا اور جیسے ہی وہ پتھر باہر نکلا وہاں سے پانی کا ایک چشمہ جاری ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے لشکر کے لوگوں اور جانوروں نے سیر ہو کر وہ پانی پیا اور سب لوگوں نے اپنی تمام مشکیں پانی سے بھر لیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ پتھر اسی جگہ پر رکھ دیا جس کی وجہ سے پانی کا وہ چشمہ دوبارہ بند ہو گیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کی اس کرامت کو دیکھ کر قریب واقع گرجے کا ایک پادری آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے بھی دائرہ اسلام میں داخل فرمائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ تم ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے؟ اس پادری نے عرض کیا کہ میں نے الہامی کتابوں میں پڑھا ہے کہ اس جگہ ایک پوشیدہ چشمہ ہے جسے وہ جاری کرے گا جو نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصی ہوگا اور آپ رضی اللہ عنہ یقیناً نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی ہیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا کلام سنا تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی مبارک تر ہو گئی۔

گرتی دیوار تھم گئی

www.HaqWaliSarkar.com

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ایک ایسی دیوار کے نیچے بیٹھے ہوئے مقدمہ کا فیصلہ فرمارہے تھے جو بہت کمزور تھی۔لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ یہ دیوار بہت کمزور ہے لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ یہاں سے اٹھ جائیں کہ کہیں یہ دیوار گر نہ جائے لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مقدمہ کی کاروائی جاری رکھو اللہ سبحانہ تقدس بہترین محافظ ہے۔چنانچہ مقدمہ کی کاروائی جاری رہی اور جب آپ رضی اللہ عنہ نے مقدمہ کا فیصلہ سنادیا اور وہاں سے اٹھ کر چلے تو وہ دیوار فوراً گر پڑی۔

دریا کی طغیانی ختم ہوگئی

ایک مرتبہ دریائے فرات میں سخت طغیانی آگئی جس سے علاقے میں سیلاب آگیا اور تمام لوگوں کے کھیت پانی میں ڈوب گئے۔پریشان حال لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر تمام ماجرا بیان کیا اور اپنی پریشانی اور مصیبت کے حل کے لیے دعا کی درخواست کی۔آپ رضی اللہ عنہ اٹھے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جبہ مبارک وعمامہ شریف اور چادر مبارک زیبِ تن فرمائی اور گھوڑے پر سوار ہوکر دریائے فرات کی جانب روانہ ہوگئے۔آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں پہنچ کر اپنے عصا مبارک سے دریائے فرات کی جانب اشارہ کیا جس سے فوراً ہی دریا کا پانی کم ہونا شروع ہوگیا یہاں تک کہ دریا کا پانی معمول پر آگیا تو لوگوں نے شور مچانا شروع کردیا کہ اے امیرالمؤمنین! بس کیجئے اتنا کافی ہے ورنہ دریا کا پانی معمول سے بھی کم ہوجائے گا۔

درندوں کی اطاعت

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اے امیرالمؤمنین! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں لیکن مجھے جنگلی درندوں سے ڈر لگتا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی انگوٹھی مبارک اس شخص کو دی اور ارشاد فرمایا کہ جب بھی تمہارے نزدیک کوئی درندہ

www.HaqWaliSarkar.com

آئے تو تم اسے میری یہ انگوٹھی دکھانا اور کہنا کہ یہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی ہے۔ چنانچہ وہ شخص سفر پر روانہ ہوا اور دورانِ سفر ایک خونخوار درندہ اس پر حملہ آور ہوا۔ اس شخص نے اس درندہ کو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی مبارک دکھائی اور کہا کہ یہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی ہے تو وہ درندہ آپ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی مبارک دیکھ کر بھاگ گیا۔

موت عطا نہ فرمانا

ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجا جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ جب لشکر روانہ ہوا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی کہ یا الٰہی! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک میں علی (رضی اللہ عنہ) کو واپس بخیر عافیت نہ دیکھ لوں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقامِ رضا

ایک جنگ کے دوران آپ رضی اللہ عنہ نے ایک کافر سے شدید مقابلہ کر کے اس کو نیچے گرایا اور اس کے سینے پر سوار ہو کر اس کو قتل کرنے ہی لگے تھے کہ اس کافر نے غصے میں آپ رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک پر تھوک پھینک دیا۔ جب اس کافر نے ایسا کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو فوراً چھوڑ دیا اور دوسری جانب جانے لگے۔ وہ کافر یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تو مجھے قتل کرنے لگے تھے اور میں نے تو ان کے چہرہ پر تھوک پھینک دیا تھا تو بجائے اس کے وہ مجھے غصے میں آ کر زیادہ زور سے مارتے انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ اس کافر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم صرف اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے جنگ کر رہے ہیں لٰہذا میرا تمہیں مارنا صرف اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے ہے تو جب تم نے میرے چہرے پر تھوکا تو مجھے اس بات کا خوف پیدا ہوا کہ کہیں تمہیں مارنے میں میرا ذاتی غصہ شامل نہ ہو جائے۔ وہ کافر آپ رضی اللہ عنہ کا یہ اخلاص دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور اس نے اسی وقت اسلام قبول کر لیا۔

ازواج واولاد

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے وصال مبارک کے بعد آٹھ شادیاں کیں اور اس طرح آپ رضی اللہ عنہ کی کل ازواجِ مطہرات کی تعداد نو (9) ہے۔

ذیل میں آپ رضی اللہ عنہ کی ازواجِ مطہرات کے نام ہیں۔

1. حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا
2. حضرت ام البنین رضی اللہ عنہا بنت حرام کلابیہ
3. حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا بنت مسعود
4. حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس
5. حضرت سیّدہ امامہ رضی اللہ عنہا
6. حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ربیعہ تغلبیہ
7. حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت جعفر
8. حضرت ام سعید رضی اللہ عنہا بنت عروہ
9. حضرت مسمیاۃ رضی اللہ عنہا بنت امراء القیس۔

آپ رضی اللہ عنہ کے کل بیٹے اٹھارہ تھے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1. حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ
2. حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ
3. حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ
4. حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ
5. حضرت سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ
6. حضرت سیّدنا عبیداللہ رضی اللہ عنہ
7. حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ
8. حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ
9. حضرت سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ
10. حضرت سیّدنا عون رضی اللہ عنہ
11. حضرت سیّدنا یحییٰ رضی اللہ عنہ
12. حضرت سیّدنا محمد رضی اللہ عنہ
13. حضرت سیّدنا اوسط رضی اللہ عنہ
14. حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ
15. حضرت سیّدنا محمد اکبر رضی اللہ عنہ
16. حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ
17. حضرت سیّدنا محسن رضی اللہ عنہ
18. حضرت سیّدنا عمران رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی کل بیٹیاں اٹھارہ تھیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1. حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا
2. حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا
3. حضرت سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا
4. حضرت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا
5. حضرت سیّدہ ام جعفر رضی اللہ عنہا
6. حضرت سیّدہ زینب الصغریٰ رضی اللہ عنہا
7. حضرت سیّدہ رملۃ الصغریٰ رضی اللہ عنہا
8. حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا
9. حضرت سیّدہ امامہ رضی اللہ عنہا
10. حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا
11. حضرت سیّدہ ام الحسن رضی اللہ عنہا
12. حضرت سیّدہ رملۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
13. حضرت سیّدہ ام الکرم رضی اللہ عنہا
14. حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا
15. حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا
16. حضرت سیّدہ جمانہ رضی اللہ عنہا
17. حضرت سیّدہ حارثہ رضی اللہ عنہا
18. حضرت سیّدہ نصیر رضی اللہ عنہا

وصال مبارک

بعض روایات کے مطابق سترہ (۱۷) رمضان المبارک اور بعض روایات کے مطابق انیس (۱۹) رمضان المبارک کو نمازِ فجر کے وقت ابن ملجم اور اس کے دونوں ساتھی جامع مسجد کوفہ پہنچے اور مسجد کے ایک کونے میں چھپ گئے۔ جس وقت حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نمازِ فجر کے لیے مسجد میں تشریف لائے تو اس وقت ابن ملجم کے ایک ساتھی نے آگے بڑھ کر آپ رضی اللہ عنہ پر پہلا وار کیا اور پھر ابن ملجم نے آگے بڑھ کر آپ رضی اللہ عنہ پر اپنی تلوار سے دوسرا وار کیا جو آپ رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر لگی اور آپ رضی اللہ عنہ کے سر کو چیرتی ہوئے کنپٹی تک پہنچ گئی۔ لوگ آپ رضی اللہ عنہ کو زخمی حالت میں گھر لے گئے جہاں پر آپ رضی اللہ عنہ نے اکیس (۲۱) رمضان المبارک کو پردہ فرمایا۔

فرمودات عالیہ

1 علم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی حفاظت کرتا ہے لہذا علم حاکم ہے اور مال محکوم ہے اور مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔

2 عالمِ دین وہی شخص ہے جو علم پر عمل کرے اور اپنے عمل کو علم کے مطابق بنائے۔

3 حلال کی خواہش اسی شخص میں پیدا ہوتی ہے جو حرام کمائی چھوڑنے کی مکمل کوشش کرتا ہے۔

4 خوش اخلاقی بہترین دوست ہے اور ادب بہترین میراث ہے۔

5 جاہلوں کی دوستی سے بچو کیونکہ بہت سے عقلمندوں کو انہوں نے تباہ کر دیا ہے۔

6 انصاف کرنے والے کو چاہیے کہ جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرے۔

7 لوگوں کو نیکی کی باتوں کا حکم دو اور برے کاموں سے انہیں منع کرو اور جو تم سے قطع تعلق کرے اس سے رابطہ کرو اور جو تمہیں محروم رکھے تم اسے اپنی عطا سے محروم نہ رکھو۔

8 لوگوں کو نیکی کے کام کرنے کا حکم کرو اور خود بھی ان کو کرتے رہو اور ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ تو اوروں کو تو نیکی کے کام بتلائے اور خود ان سے دل چرائے۔ اگر ایسا ہوا تو اس کا وبال پیش آئے گا اور اللہ سبحانہ تقدس کی ناخوشی کا باعث ہوگا۔

9 اللہ سبحانہ تقدس سے اس شخص کی طرح ڈرتے رہو جو لوگوں کو نیک کام کی طرف بلاتا ہو اور خود بھی اسے کرتا ہو اور گناہوں سے تائب ہو کر اللہ سبحانہ تقدس کی طرف متوجہ ہوتا ہو۔ لوگوں کو برے کاموں سے ڈراتا ہو اور خود بھی ان سے دور رہتا ہو اور لوگوں کو نصیحت کرتا ہو اور خود بھی نصیحت پر کاربند ہوتا ہو اور اللہ سبحانہ تقدس کے عذاب کا خوف اور اس کے وعدوں کا یقین رکھتا ہو۔

10 علم سیکھو کہ اللہ سبحانہ تقدس کو پہچان لوگے اور عمل میں محنت کرو اور خوب عمل کرو تو اللہ والے

بن جاؤ گے۔

11 اپنے تمام کاموں میں اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت ملحوظ رکھو کہ اس کی اطاعت تمام چیزوں سے افضل اور بہتر ہے اور پرہیز گاری کو لازم پکڑو۔

12 موت کو ہمیشہ یاد رکھو مگر موت کی آرزو کبھی نہ کرو۔

13 اپنی جانوں کو اللہ سبحانہ تقدس کے عذاب سے اس طرح بچاؤ کہ اس کی اطاعت میں تاخیر اور دیر نہ کرو۔

14 لوگوں میں اس طرح رہو جس طرح اڑنے والی شہد کی مکھی کہ اس کو ہر ایک چڑیا اپنے آپ سے کمزور سمجھتی ہے۔

15 احسان اور نیکی جتلانے والے شخص کے کیے ہوئے احسان اور نیکی میں کوئی لذت نہیں ہے۔

16 دوستی اختیار کرو لیکن اپنی آبرو ہاتھ سے نہ جانے دو۔

17 اسراف نیک کاموں کے سوا سب چیزوں میں برا ہے۔

18 زبان کی لغزش پر اکثر لوگوں کو قابو اور قدرت نہیں ہوتی۔

19 وہ کام کرو جو بارگاہِ الٰہی میں قبول ہو اور نیک عمل کرنے میں زیادہ سے زیادہ کوشش کرو کیونکہ نیک عمل بغیر تقویٰ کے قابل قبول نہیں ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جس عمل میں اخلاص نہ ہو وہ کیسے قابلِ قبول ہو سکتا ہے۔

20 خبردار اور ہوشیار رہو کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس کے سوا کسی سے کسی بھی قسم کی کوئی امید قائم نہ کرو اور اپنے گناہوں کے سوا کسی بات سے نہ ڈرو اور اگر کوئی چیز نہ آتی ہو تو سیکھنے میں شرم محسوس نہ کرو اور اگر تم سے کوئی ایسی بات دریافت کی جائے جس کو نہ جانتے ہو تو کہہ دو کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔

21 جو شخص نیکی کا طلبگار رہو وہ آخر ایک دن اسے پا لیتا ہے اور جو شر پر غالب آجائے وہ ضرور فتح مند اور کامیاب ہو جاتا ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

22 فضول امیدوں پر بھروسہ کرنے سے بچے رہو کہ یہ احمقوں کا سرمایہ ہے۔

23 آخرت کی یاد نفس کے امراض کی دعا اور ان کے لیے نسخہ شفا ہے اور دنیا کی یاد نہایت لا علاج بیماری ہے۔

24 آخرت کے لئے اچھی طرح سے تیاری کرو اور اس کے لیے بہت زیادہ زادِ راہ باندھ لینے کو لازمی اختیار کرو۔

25 خوش بخت کو آخرت کا اور بد بخت کو دنیا کا فکر رہتا ہے۔

26 اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت کو وہی حاصل کر سکتا ہے جو اس کے لیے پوری قوت لگائے اور اس کے واسطے جان توڑ کوشش کرے۔

27 دین کا مدار پرہیز گاری ہے اور شر اور خرابی کی جڑ لالچ ہے۔

28 جھوٹ بہت بڑا عیب ہے جو آدمی کو ذلیل وخوار کر دیتا ہے۔

29 جب دنیا کسی پر مہربان ہوتی ہے تو دوسرے شخص کی خوبیاں بھی اسی کو دے دیتی ہے اور جب اس سے منہ موڑتی ہے تو اس کی اپنی خوبیاں بھی چھین لیتی ہے۔

30 رات کو جاگنا پرہیز گاروں کی عادت اور اللہ سبحانہ تقدس کے عاشقوں کی خصلت ہے۔

31 جنت کے بادشاہ با اخلاص اور پرہیز گار لوگ ہیں۔

32 پرہیز گاری اور طمع دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے اور صبر و بے قراری دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

33 پرہیز گاری نہایت عمدہ ساتھی ہے اور ہر نیکی نیکوئی کی کنجی ہے اور رضا بہ بقضا یقین کا ثمرہ ہے۔

34 اے عالمِ قرآن تو عاملِ قرآن بھی بن کیونکہ حقیقی عالم وہی ہے جس نے پڑھ کر اس پر عمل کیا اور اپنے علم وعمل میں موافقت پیدا کی۔

35 جہنم کی آگ سے ڈرنے والا اللہ سبحانہ تقدس کی حرام کردہ چیزوں سے مکمل پرہیز کرتا ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

36 جو اپنے آپ کو بڑا خیال کرتا ہے وہ شکست کھاتا ہے۔

37 علم ایک اچھا رہنما ہے اور تکبر کرنا عین حماقت اور فضول خرچی محتاجی کی دلالت ہے۔

38 تکبر اور حسد شیطان کے جال اور پھندے ہیں۔

39 عقلمند اپنے آپ کو پست کر کے بلندی حاصل کرتا ہے اور نادان اپنے آپ کو بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے۔

40 انسان کی دولت چرائی جاسکتی ہے جبکہ اس کا علم چرایا نہیں جاسکتا۔

41 حُسنِ آداب جیسی کوئی زینت نہیں ہے اور آخرت کے ثواب کے برابر کوئی نفع نہیں ہے۔

42 مصیبت کا ثواب نقصان پر صبر کرنے کے مطابق ملتا ہے۔

43 ثواب حاصل کرنے کی نسبت گناہ سے پرہیز کرنا زیادہ بہتر ہے۔

44 اللہ سبحانہ تقدس کی مغفرت وہی حاصل کرتا ہے جو برائی کے عوض بھلائی کرتا ہے۔

45 حکمت منافق کے دل میں اگر آبھی جائے تو جلد چلی جاتی ہے۔

46 جب آدمی کی حکمت و عقلمندی مضبوط ہوتی ہے تو نفسانی خواہش کمزور ہو جاتی ہے۔

47 لالچی شخص ذلت کی قید میں ہوتا ہے۔

48 بے شک اب برے کام اتنی کثرت سے ظہور پذیر ہیں کہ ان کے کرنے میں اب کسی کو بھی حیا نہیں آتی۔

49 جس شخص میں حیا نہیں ہوتی اس میں خیر اور خوبی بھی نہیں ہوتی۔

50 تین ایسی خصلتیں ہیں جو انسان کو ذلیل ورسوا کر دیتی ہیں اور ان سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ پہلا تکبر، دوسرا حسد (کسی کی نعمت کو دیکھ کر جلنا اور اس کے زائل ہونے کی خواہش کرنا)۔ تیسرا حرص (یعنی لالچ)۔

51 دنیا کافر کے لیے بہشت ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

52 جو شخص دنیا کی حقیقت معلوم کر لیتا ہے وہ اس سے بے رغبت ہو جاتا ہے۔

53 اگر دنیا کی کوئی چیز ہاتھ سے چلی جائے تو اس پر بچوں کی طرح گریہ وزاری نہ کیا کرو۔

54 جھوٹ سے پرہیز کرو کیونکہ وہ قریب ترین کو بعید اور بعید ترین کو قریب بتاتا ہے۔

55 اپنی بیوی اور غلام کو اپنے راز پر واقف نہ کرنا ورنہ وہ تجھے اپنا غلام بنا لیں گے اور شہوت پرستی اور غضب میں حد سے تجاوز نہ کرنا ورنہ یہ دونوں تجھے معیوب بنا دیں گے۔

56 جو تیرے راز کو ظاہر کرتا ہے وہ تیرے کام کو بگاڑ دیتا ہے۔

57 جو کسی شخص کا راز رکھے وہ وفادار اور امین ہے۔

58 جس نے اطاعت گزاری میں اعضائے بدن کو نفس کا تابع بنا لیا اس نے اپنی امید کو پا لیا۔

59 لوگوں میں علم بہت زیادہ مگر عمل بہت کم ہے۔

60 علم اللہ سبحانہ تقدس کا بہترین عطیہ اور عمدہ زیور ہے۔

61 تھوڑا سا علم عمل کے ساتھ بہت سے علم سے جو بغیر عمل کے ہو بہت بہتر ہے۔

62 عقل مثل ایسے کپڑے کے ہے جو کبھی پرانا نہیں ہوتا۔

63 صاحبِ عقل تین باتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ ایک تحمل و بردباری، دوسرا نیک اعمال اور تیسرا لوگوں سے احسان اور ان کی اعانت کرنا۔

64 دانائی شفا ہے اور حماقت بدبختی ہے۔

65 موت کیلئے تیاری کرو کیونکہ موت تمہارے پاس ضرور آئے گی اور موت سے خوف زدہ نہ ہونا جب وہ تمہاری وادی میں آئے۔

66 اگر آدمی اپنے عیبوں پر نظر کرے تو لوگوں کے عیب ٹٹولنے سے محفوظ رہے گا اور یہ اس مرض کے واسطے نہایت عمدہ علاج ہے۔

67 سب سے برا وہ شخص ہے جو لوگوں کے عیبوں کا متلاشی ہو اور اپنے عیبوں سے اندھا ہو۔

www.HaqWaliSarkar.com

68 تعجب ہے اس شخص کی حالت پر جو لوگوں کے عیبوں کو برا سمجھتا ہے اور خود اپنے اندر کے عیوب پر نظر تک نہیں ڈالتا۔

69 جو شخص جنت کا طلب گار ہو وہ نیکیوں کی طرف لپکتا ہے اور جو دوزخ کی آگ سے ڈرتا ہو وہ ناجائز خواہشات سے بچتا ہے اور جو موت کا کامل یقین رکھتا ہے وہ دنیا کی ناجائز لذتوں کے پاس پھٹکتا تک نہیں اور جس نے دنیا کی حقیقت پہچان لی مصیبتیں اس پر آسان ہو جاتی ہیں۔

70 بندے کو چاہیے کہ اللہ سبحانہ تقدس کے سوا کسی سے امید نہ رکھے اور اپنے گناہوں کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔

71 جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

72 ایمان چار ستونوں پر قائم ہے۔ صبر، یقین، عدل اور جہاد۔

73 اللہ سبحانہ تقدس اس شخص پر رحم فرمائے جس نے دانائی کی بات سنی اور مان لی اور جسے سیدھے راستے کی طرف بلایا گیا تو اس کے قریب آ گیا۔

74 اگر تیری زبان شیریں ہے تو سب لوگ تیرے بھائی ہیں اور اگر تیری زبان کڑوی ہے تو گھر کے نوکر چاکر بھی تیرے دشمن ہیں۔

75 نصیحت تنہائی میں کرنی چاہیے کیونکہ جو نصیحت کسی شخص کو بھرے مجمع میں کی جائے وہ نصیحت نہیں بلکہ اس کو ذلیل و رسوا کرنا ہے۔

76 کم عقل آدمی بے ہودہ گفتگو کرتا رہتا ہے اور عقلمند آدمی مجلسوں میں کم گوئی اختیار کرتا ہے۔

77 جہاں تک ہو سکے لالچ سے بچو کہ لالچ میں ذلت ہی ذلت ہے۔

78 رنج کے بغیر راحت اور غم کے بغیر خوشی کسی کو حاصل نہیں ہوتی۔

79 موت کے بعد جو کچھ پیش آنے والا ہے اس سے کبھی غافل نہ رہو۔

80 اگر حاکم اپنی خواہشوں پر چلنے لگے تو وہ انصاف نہیں کر سکے گا۔

www.HaqWaliSarkar.com

81 ہر اس کام سے بچو جو خفیہ کیا جائے اور اسے اعلانیہ کرتے ہوئے شرم آئے۔

82 گناہ پر پشیمان اور شرمندہ ہونا گناہ کو مٹا دیتا ہے۔

83 وہ گناہ سب گناہوں سے سخت ہے جو کرنے والے کے نزدیک معمولی ہو۔

84 اللہ سبحانہ تقدس کے حقوق وہی ادا کر سکتا ہے جو بندوں کے حقوق ادا کرتا ہے۔

85 بات کہنے والے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ وہ کیا بات کہہ رہا ہے۔

86 عقل کلام کی خوبی سے اور شرافت اچھے کاموں سے ظاہر ہوتی ہے۔

87 ہمسائے سے بدسلوکی اور نیک لوگوں سے بدی کرنا انتہا درجے کی بدبختی ہے۔

88 نیکی کی کوئی قدر کرے یا نہ کرے لیکن تم نیکی کیے جاؤ۔

89 لوگ حصولِ علم کی طرف اس لئے راغب نہیں ہوتے کہ وہ اکثر عالموں کو بے عمل پاتے ہیں۔

90 دولت کی مدہوشی سے اللہ سبحانہ تقدس کی پناہ مانگو۔

91 بوڑھے شخص کی رائے جوان شخص کی قوت اور زور سے اچھی ہے۔

92 اگر کسی سوال کا جواب معلوم نہ ہو تو لاعلمی کا اقرار کرنا نصف علم ہے۔

93 اپنے دوست کو دوستانہ نصیحت کرنے سے دریغ نہ کرو خواہ تمہاری نصیحت اس کو بری لگے یا اچھی لگے لیکن تم کو جو کہنا ہو کہہ دینا مگر اس کے سامنے غصے کو پی جاؤ اور ضبط سے کام لو۔

94 جو کسی کی غیبت سنتا ہے گویا وہ خود بھی غیبت کرتا ہے۔

95 جب تم کسی پر احسان کرو تو اس کو چھپاؤ اور اگر تم پر کوئی احسان کرے تو اسے ظاہر کرو۔

96 تم اپنی طاقت سے بڑھ کر اپنے آپ پر بوجھ نہ ڈالو کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اس طرح ہمت ہار بیٹھو۔

97 بندوں کے حقوق ادا کرنے والا آخرت کے حق بھی ادا کرے گا۔

98 ہر شے کی زکوٰۃ ہے اور عقل کی زکوٰۃ نادانوں کی بات پر تحمل کرنا ہے۔

99 خاموشی عالم کے لئے زینت اور جاہل کے لئے پردہ جہالت ہے۔

100 رزق دو طرح کا ہے ایک وہ جسے تم تلاش کرتے ہو اور ایک وہ جو تمہیں تلاش کرتا ہے۔

101 عقلمند شخص جب چپ ہو جاتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس کی قدرت کا مظاہرہ کرتا ہے اور جب بولتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس کو یاد کرتا ہے اور جب دیکھتا ہے تو عبرت حاصل کرتا ہے۔

102 تین چیزیں اپنے بھیجنے والوں کا پتہ دیتی ہیں۔ قاصد، خط اور تحفہ۔

103 اپنے بیٹے کو اپنی تعلیم نہ دلاؤ کہ وہ تمہارے دور کے لیے پیدا نہیں ہوا۔

104 اپنے زہد کو چھپائے رکھنا سب سے اونچے درجے کا زہد ہے۔

105 ترکِ آرزو سب سے بڑی دولت ہے اور جس نے امید کو طول دیا اس نے اپنے عمل کو خراب کرلیا۔

106 قناعت وہ دولت ہے جو ختم نہیں ہوسکتی۔

107 زبان ایک درندہ ہے کہ جسے کھلا چھوڑا جائے تو وہ سب کو کاٹ کھائے گا۔

108 زمانہ جسموں کو بوسیدہ اور امیدوں کو تازہ کرتا رہتا ہے۔

109 جس نے لا ادری (میں نہیں جانتا) کہنا چھوڑ دیا وہ ہلاکتوں کے منہ میں آگیا۔

110 ایمان وہ روشن ستارا ہے جو کبھی بے نور نہیں ہوتا۔

111 اپنی سوچوں کو پانی کے قطروں سے زیادہ شفاف رکھو کیونکہ جس طرح قطروں سے دریا بنتا ہے اسی طرح سوچوں سے ایمان بنتا ہے۔

112 ایمان زبان کے اقرار اور اعمالِ بدن کا نام ہے۔

113 نیکی کا ارادہ شر کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

114 میں نے اپنے رب کو اپنے ارادوں کے ٹوٹنے سے پہچانا ہے۔

115 ایمان ایک درخت ہے جس کی جڑ یقین، شاخیں پرہیزگاری، پھول حیا اور پھل سخاوت ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

116 اگر احسان آدمی کی شکل میں دکھائی دیتا تو ایسا باجمال ہوتا کہ تمام جہان پر فوقیت رکھتا۔

117 اچھی طرح پاکدامن رہنا اور تھوڑے مال پر قناعت کرنا ایمان کا ستون ہے۔

118 ادب انسان کے اندر ایک درخت کی مثل ہے جس کی جڑ عقل ہے۔

119 حرام کاموں سے ناخوش ہونا عقلمندوں کی عادت اور بزرگوں کی خصلت ہے۔

120 صبر کرنا عقلمندی کی علامت ہے اور بے صبری سے نقصان اور غم کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

121 عقل سے علوم کی چوٹی تک رسائی حاصل ہوتی ہے اور کمال عقل سے حلم و بردباری بڑھتا ہے۔

122 عقلمندی کا ایک نصف بردباری اور دوسرا نصف چشم پوشی ہے۔

123 احمق کا دل اس کی زبان کے پیچھے ہوتا ہے اور عقلمند کی زبان اس کی عقل کی پیچھے ہوتی ہے۔

124 لوگوں کے پاس آمدورفت اور ان کے ساتھ خط و کتابت کم رکھنا عقلمندی ہے۔

125 عقلمند نیک اعمال میں کوشاں رہتا ہے اور امیدیں چھوٹی باندھتا ہے جبکہ جاہل طویل امیدوں پر بھروسہ کرتا ہے اور اعمالِ صالح کی کوتاہی کرتا ہے۔

126 مثالیں اور کہاوتیں صرف دانا اور عقلمندوں کے لیے بیان کی جاتی ہیں۔

127 علماء کی دوستی اور آشنائی دین کا ایک حصہ ہے لہٰذا اسے ضرور حاصل کرنا چاہیے۔

128 دین کی درستی حسنِ یقین سے ہے اور اخلاص یقین کا ثمرہ اور ایمان کا اعلیٰ درجہ ہے۔

129 جو اپنے کام کے لئے سویرے اٹھتا ہے اسے بہت جلد کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔

130 محسن لوگوں کا پتہ اس طرح چلتا ہے کہ ان کے نیک کاموں اور اچھی خصلتوں کا ذکر نیک لوگوں کی زبانوں پر جاری رہتا ہے۔

131 جب تک مومن خوشحالی کو فتنہ اور بلا کو نعمت نہ خیال کرے تب تک اس کا ایمان کامل نہیں ہوتا۔

132 امن سے بڑھ کر کوئی اچھی اور بڑی نعمت و بھلائی نہیں اور کسی کو کچھ دے کر یا احسان کر کے جتلانے سے بڑھ کر زیادہ بری کوئی برائی نہیں۔

133 اچھی طرح سے کشادہ پیشانی رہنا کامیابی کی علامت ہے اور اپنی غلطیوں کا عمدہ طور سے تدارک کرنے کی صلاحیت نیک ہونے کی نشانی ہے۔

134 ایمان کا دارومدار ایمانداری پر ہے اور کشادہ روی سے پیش آنا بھی ایک نیکی ہے۔

135 ایمان کی بنیاد صدق اور امانت پر ہے۔

136 جو شخص دل میں بہت سی امیدیں اور امنگیں رکھتا ہے وہ اکثر ناخوش رہتا ہے۔

137 جس شخص کی امیدیں اور امنگیں زیادہ ہو جاتی ہیں اس کے رنج اور تکلیف دراز ہو جاتے ہیں۔

138 جو شخص آخرت کو فروخت کر کے دنیا خریدتا ہے وہ دونوں جہانوں میں خسارہ پاتا ہے۔

139 دولت سے اکثر دل و دماغ پر سیاہی چھا جاتی ہے لیکن علم سے دماغ جلا پاتے ہیں۔

140 جو شخص اپنے ارادے میں پختہ اور مستقل مزاج ہوتا ہے وہ اپنے حریف پر غالب آجاتا ہے۔

141 اللہ سبحانہ تقدس کی رضامندی کا اچھا وسیلہ اس کی اطاعت کرنا ہے اور مومن کی اچھی صفت قناعت ہے۔

142 نیک نیت رکھنے سے دنیاوی کاموں میں کامیابی حاصل ہوتی ہے اور نیت میں خلل سے بنا ہوا کام بھی الٹ پلٹ ہو جاتا ہے۔

143 اخلاص بڑی کامیابی ہے، سچائی نجات دیتی ہے، جھوٹ ہلاک کرتا ہے اور کنجوسی سے عیب پیدا ہوتے ہیں۔ سب سے زیادہ کامیابی کی صورت اس معاملے میں متصور ہے جس میں اول سے آخر تک رازداری سے کام لیا جائے۔

144 جس شخص کا ایمان اور یقین درست ہو وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔

145 جو شخص اپنے سب کام اللہ سبحانہ تقدس کے سپرد کر دیتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس کو کامیابی کی

www.HaqWaliSarkar.com

راہ بتا دیتا ہے اور جو اس کی ہدایت پر چلنا چاہتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اسے ہدایت اور رہنمائی عطا فرماتا ہے۔

146 شہوت کی اطاعت دین کو بگاڑتی ہے اور حرص کی اطاعت یقین کو برباد کرتی ہے۔

147 صاحبِ عزت وہ شخص ہے جو اطاعتِ الٰہی کے زیور سے آراستہ ہو جائے۔

148 جو شخص اس بات کی خواہش کرتا ہو کہ وہ بغیر دولت کے دولت مند ہو اور بغیر حکومت و امارت کے صاحبِ عزت ہو جائے اور بغیر کنبے کے صاحب جماعت ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کی نافرمانی کی حالت سے نکل کر اس کی اطاعت میں آجائے تو یہ سب چیزیں اس کو میسر ہوں گی۔

149 خوشی ہے اس آنکھ کے لیے جس نے اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت میں اپنی نیند کو چھوڑا۔

150 جو شخص قناعت کو لازم پکڑتا ہے اس کا فقر و فاقہ اور محتاجی دور ہو جاتی ہے۔

151 آدمی کا سب سے برا ساتھی حسد ہے اور دل میں جتنی چیزیں آتی ہیں ان میں سب سے بری مصیبت جہالت اور نادانی ہے۔

152 کینہ اور دل میں کھوٹ رکھنا دل کی بیماری اور سب عیبوں کا سردار ہے۔

153 جس شخص میں ہمت نہیں اس میں مروت نہیں ہے اور جس میں صبر نہیں اس کے لیے کامیابی اور نصرت نہیں ہے۔

154 کینہ ایک بہت بری بیماری اور متعدی مرض اور نہایت ردی عادت اور مہلک بیماری ہے۔

155 کامیابی اور ناکامی اللہ سبحانہ تقدس کے اختیار میں ہے اور انسان کا کام سعی و کوشش کرنا ہے۔

156 ہر ایک کے رزق کے لیے کوئی نہ کوئی سبب ہے پس تمہیں چاہیے کہ اس کی تلاش اور طلب میں وہ طریقے اختیار کرو جو قانونِ شریعت کے خلاف نہ ہوں۔

157 جس کی غرض باطل پرستی ہوتی ہے وہ کبھی حق کو نہیں پاتا اگرچہ وہ آفتاب سے بھی زیادہ

www.HaqWaliSarkar.com

مشہور ہو۔

158 وہ آدمی کامیاب ہے جس نے آج کا کام ٹھیک کیا اور کل کی گزشتہ غلطیوں کا تدارک کرلیا۔

159 اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر چلو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ سب طریقوں سے زیادہ سچا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی پیروی کرو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت نہایت سیدھا راستہ ہے۔

160 قابلِ رشک ہے وہ شخص جس کا ایمان ویقین کامل ہے اور عقل مند وہ شخص ہے جو غیر سے عبرت حاصل کرے۔

161 آدمی کی قدر اس کی عقل مندی سے ہے نہ کہ اس کی ظاہری صورت سے ہے۔

162 جو شخص اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں معزز ہوجاتا ہے۔

163 جس شخص کو عفت اور قناعت کا تحفہ ملا ہے عزت وآبرو اس کے ساتھ رہتی ہے۔

164 تیرا مہمان اگرچہ ادنیٰ شخص ہو لیکن پھر بھی اس کی عزت کرو اور تم چاہے بادشاہ یا حاکم ہو مگر اپنے باپ اور استاد کی تعظیم وعزت کے لیے کھڑے ہوجایا کرو۔

165 عزت کو محفوظ رکھنے کا سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آدمی دنیا طلبی اور برے اعمال سے اعراض اور کنارہ کشی اختیار کرلے۔

166 زیادہ مذاق کرنے سے آدمی کی عزت چلی جاتی ہے اور لوگوں سے دشمنی پیدا ہوجاتی ہے۔

167 ایک ساعت کی ذلت تمام عمر کی عزت کو برباد کردیتی ہے۔

168 عقل مندوں اور داناؤں کا ظن اکثر صحیح ودرست ہوتا ہے۔

169 بارش کا قطرہ سیپی اور سانپ دونوں کے منہ میں گرتا ہے اور سیپی اسے موتی بنا دیتی ہے اور سانپ اسے زہر بنا دیتا ہے۔

170 جو شخص تنہائی میں اپنے علم کی نگہداشت نہیں کرتا (اس کے مطابق عمل نہیں کرتا) اس کا علم لوگوں میں اسے شرمندہ اور رسوا کرتا ہے۔

171 علم بغیر عمل کے ایسا ہے جیسا کہ کوئی بے پھل درخت ہو۔

172 آدمی کی یہ بڑی نادانی اور جہالت ہے کہ لوگوں کے ان کاموں کو برا سمجھے جو خود کرتا ہے۔

173 اللہ سبحانہ تقدس کی معرفت سب سے اعلیٰ معرفت اور اپنے نفس کو پہچاننا نہایت نافع علم ہے۔

اخلاص وریاکاری

● اللہ سبحانہ تقدس صرف وہی عمل قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لیے ہو اور اسے کرنے سے محض اللہ سبحانہ تقدس کی رضامندی مقصود ہو (نسائی، طبرانی)۔ ● اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی (متفق علیہ)۔ ● دین میں اخلاص پیدا کر کہ تجھے تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا (حاکم، بیہقی)۔ ● اخلاص سے عمل کرنے والوں کے لیے خوشخبری ہے، یہ لوگ چراغِ ہدایت ہیں کہ ان کے ذریعے ہر سیاہ فتنہ چھٹ جاتا ہے (بیہقی)۔ ● اللہ سبحانہ تقدس تمہاری صورتیں اور تمہارے مال نہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کو بھی دیکھتا ہے (مسلم)۔ ● میں اپنی امت پر شرک (شرکِ اصغر، ریاکاری) اور خفیہ شہوت کا خوف کرتا ہوں۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت شرک کرے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں، لیکن خیال رہے کہ وہ لوگ نہ سورج کو پوجیں گے، نہ چاند کو، نہ پتھر کو، نہ بت کو لیکن ریاء کاری (شرکِ اصغر) کریں گے۔ خفیہ شہوت یہ ہے کہ ان میں سے ایک روزہ رکھے اور پھر جب اس کے سامنے اس کی خواہشات میں سے کوئی خواہش آجائے تو وہ اپنا روزہ چھوڑ دے (احمد، بیہقی)۔ ● جن چیزوں سے میں تم پر خوف کرتا ہوں ان میں سب سے زیادہ خوفناک چیز چھوٹا شرک ہے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! چھوٹا شرک کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ریاء کاری ہے (احمد، بیہقی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

مولیٰ علی سرکار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ مولیٰ علی سرکار حیدر مولیٰ علی سرکار
مل کے لگائیں جو یہ نعرہ ہو جائے بیڑا پار

میرے دل میں یاد ہے ان کی لب پے ان کی باتیں
ذکر علی کا کرتے جاؤ سن لو میری پُکار

حسین و حسن کے بابا فاطمہ ان کی زوجہ
سب سے اونچا ان کا گھرانہ اونچا بڑا دربار

اہلِ بیت کی عزت کرنا یہ میرا ایماں ہے
عشقِ علی میں ہی مر جاؤں میں بھی میرے سرکار

قوت اللہ نے ایسی بخشی دشمن تھر تھر کانپے
شیرِ خدا ہے ان کا رتبہ ولیوں کے وہ سردار

مانگوں مدد مولیٰ علی سے غالب ہیں یہ دشمن
جس کو دیکھ کے کافر کانپے حیدری ہے تلوار

علموں کا شہر نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں مولیٰ علی دروازہ
دِلبر ہیں وہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعلیٰ بڑا کردار

جس کے دل میں عشق علی ہے بے شک وہ ولی ہے
ملتی ہے خیرات جہاں سے علی کا ہے گھر بار

ان کی زیارت عبادت ہے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا
خوش قسمت ہے وہ تو بڑا ہی جس کو ملے دیدار

www.HaqWaliSarkar.com

ان کا گھرانہ سارا دیکھا سارے ہی سخی ہیں
ان کی نظر ہر منگتے پہ ہے چاہے بھلا بدکار

ہیں محبوبِ مولیٰ علی بھی میرے مُرشِد خواجہ
اہلِ بیت کے عاشق خواجہ ان کے ہوئے دلدار

دستِ کرم علی کا اس پہ رہتا ہے سدا ہی
بن جاتا ہے جو بھی غلامِ خواجہ پیا سرکار

شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

﴿●﴾ میں قیامت کے دن تمام نبیوں سے زیادہ تابعین والا (امت والا) ہوں گا اور میں پہلا وہ ہوں جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا (مسلم)۔ ﴿●﴾ میں قیامت کے دن جنت کے دروازے میں آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا تو جنت کا خازن کہے گا کہ آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا ''محمد'' ہوں۔ وہ عرض کرے گا کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کے متعلق حکم دیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں (مسلم)۔ ﴿●﴾ جنت کے بارے میں ہم پہلے شفاعت کرنے والے ہیں اور کسی نبی کی تصدیق اتنی نہ کی گئی جتنی میری تصدیق کی گئی۔ نبیوں میں بعض نبی وہ ہیں جن کی کسی نے بھی ان کی امت سے تصدیق نہ کی سوائے ایک کے (مسلم)۔ ﴿●﴾ میری امت میں ستائیس دجال اور کذاب ہوں گے ان میں سے چار عورتیں ہوں گی اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (احمد)۔ ﴿●﴾ اللہ سبحانہ تقدس کے کچھ فرشتے زمین میں سیر وسیاحت کرتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں (نسائی، دارمی)۔ ﴿●﴾ اصل بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے (ترمذی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

بے شک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے
اور مجھے ہرگز یہ پسند نہیں کہ کوئی شخص اسے
تکلیف پہنچائے۔ (متفق علیہ)

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کا اسمِ گرامی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت امِ محمد ہے اور آپ رضی اللہ عنہا کے القابات میں زہرہ، بتول، راضیہ، سیدۃ النساء، اہل الجنۃ، ذکیہ، طاہرہ، طیبہ اور مطہرہ شامل ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہا کے القابات میں مشہور لقب زہرا ہے جس کے معنی کلی کے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا جنت کی کلی تھیں حتیٰ کہ آپ کی کبھی ایسی کیفیت نہ ہوئی جس سے عورتیں دوچار ہوتی ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا کے جسم مبارک سے جنت کی خوشبو آتی تھی جس کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سونگھا کرتے تھے اور اسی لئے آپ رضی اللہ عنہا کا یہ لقب پڑا۔

آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت باسعادت بعض روایات کے بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پانچ سال قبل ہوئی اور بعض روایات کے مطابق بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے سال ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت باسعادت مکہ مکرمہ میں ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔

ام المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے چال ڈھال، شکل و شباہت اور بات چیت میں حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت امِ کلثوم رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بعد حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے نکاح کرنے کا ارادہ فرمایا۔ ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ آج آپ

www.HaqWaliSarkar.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا جنت میں ان کی والدہ حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے محل میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا ہے۔ ابھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں ہی تھے کہ اتنے میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حاضرِ خدمت ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو آپ (رضی اللہ عنہ) کی زوجیت میں دیا ہے، پھر اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے طے ہوگیا اور بوقتِ نکاح حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک اٹھارہ برس تھی اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک پچیس سال تھی۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا جہیز نہایت ہی مختصر اور سادہ تھا جو کہ ان چیزوں پر مشتمل تھا۔

﴿1﴾ چادر، ایک عدد۔ ﴿2﴾ چکی ، ایک عدد۔ ﴿3﴾ مٹی کے گھڑے، دو عدد۔ ﴿4﴾ سادہ کپڑوں کا بستر ، ایک عدد۔ ﴿5﴾ کھجور کے پتوں کی چٹائی ، ایک عدد۔ ﴿6﴾ گلاس ، چار عدد۔ ﴿7﴾ تانبے کا لوٹا، ایک عدد۔ ﴿8﴾ کپڑوں کے جوڑے، ایک عدد۔ ﴿9﴾ اعلیٰ کپڑے کی قمیص، ایک عدد۔ ﴿10﴾ چاندی کے بازو بند، دو عدد۔ ﴿11﴾ موٹے کپڑے کے تکیے، چار عدد۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد مبارکہ کی تعداد چھ بیان کی جاتی ہے جس میں چار لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔

1. حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ
2. حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ
3. حضرت سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ
4. حضرت سیّدنا محسن رضی اللہ عنہ
5. حضرت سیّدہ امِ کلثوم رضی اللہ عنہا
6. حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کے حیات کے چند واقعات

تاجدارِ کائنات کی محبت

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل کرتیں تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ازروئے شفقت اور ازروئے محبت اپنی لاڈلی بیٹی کے استقبال کے لیے کھڑے ہوجاتے اور ان کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اسے بوسہ دیتے اور پھر آپ رضی اللہ عنہا کو اپنی جگہ پر بٹھا دیتے اور جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے تو آپ رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احترام میں کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا استقبال کرتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دست بوسی کرتیں۔

آپ رضی اللہ عنہا کی سادگی

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی عمر مبارکہ جب پانچ سال تھی تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے رشتے داروں میں کسی بچی کی شادی کی تقریب منعقد ہونے والی تھی۔ ام المؤمنین حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اپنے دل میں خیال فرمایا کہ لوگوں کے بچے تو اچھے سے اچھے کپڑوں میں ہوں گے لہٰذا حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے بھی ایک دو جوڑے کپڑوں کے اور کچھ زیور بنوا لئے جائیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا نے چاندی کے دو تین ننھے ننھے زیور بنوا لئے اور دو جوڑے اچھے کپڑوں کے تیار کر لئے۔

جب شادی کی تقریب میں جانے کا وقت آیا تو ام المؤمنین حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا خوشی خوشی وہ زیور اور نئے کپڑے اپنی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو پہنانے لگیں تو ان

کو دیکھ کر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کہا کہ امی جان! میں یہ اعلیٰ کپڑے اور زیور نہیں پہنوں گی کیونکہ مجھے تو صرف وہی لباس اچھا لگتا ہے جیسا آپ رضی اللہ عنہا اور والد مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنتے ہیں۔ ام المؤمنین حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اپنی بیٹی کی یہ بات سنی تو بڑی محبت سے ان کو سینے سے لگا لیا اور ارشاد فرمایا کہ اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تمہارے والد مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے کہ ہماری بیٹی بہت عظیم ہے اور تم واقعی بہت عظیم ہو اور پھر دونوں ماں بیٹی اپنے سادہ لباس میں شادی کی تقریب میں شریک ہوئیں۔

انار کا واقعہ

ایک دفعہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ باہر سے اپنے گھر تشریف لائے تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو سخت بخار میں مبتلا پایا۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی یہ حالت دیکھ کر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بے قرار ہو گئے اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اگر آپ رضی اللہ عنہا کا میٹھی چیز کھانے کو دل چاہتا ہو تو بتائیے۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی زندگی میں شاید یہی ایک واقعہ ایسا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے انار کھانے کی خواہش کا اظہار کیا اور وہ بھی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی پیشکش پر کیا۔ بحرحال حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب انار کی فرمائش سنی تو فوراً اٹھے اور گھر سے باہر بڑی خوشی خوشی گئے اور کسی شخص سے ایک درہم ادھار لیا اور بازار سے انار خرید لائے۔ آپ رضی اللہ عنہ ابھی راستے میں ہی تھے کہ راستے میں ایک بیمار شخص کو کراہتے ہوئے دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ اس بیمار کے پاس تشریف لے گئے اور اس کی مزاج پرسی فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ بابا! اگر کسی چیز کی تمہیں ضرورت ہو تو بیان کرو؟ اس بیمار نے عرض کیا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! پانچ روز ہو گئے ہیں میں اسی طرح بیماری کے عالم میں پڑا ہوں اور آج میرا دل انار کھانے کو چاہتا ہے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو ایک لمحہ کے لئے پریشان ہو

گئے اور سوچنے لگے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے ایک انار خریدا ہے اور اگر یہ انار اس سائل کو دیتا ہوں تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا محروم رہتی ہیں اور اگر اس سائل کا سوال پورا نہ کیا تو اللہ سبحانہ تقدس کا فرمان پورا نہ ہوگا۔ لہٰذا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ انار توڑ کر پورے کا پورا اس بیمار کو کھلا دیا۔ وہ بیمار ضعیف جب پورا انار کھا چکا تو اس کا بخار اُتر گیا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ اب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خالی ہاتھ دل میں یہ سوچتے ہوئے گھر میں تشریف لائے کہ میں فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو کیا جواب دوں گا مگر جب آپ رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اٹھ کر آپ رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا اور فرمایا کہ آپ (رضی اللہ عنہ) کیوں مغموم ہیں، مجھے اللہ سبحانہ تقدس کی عزت و جلال کی قسم جب آپ (رضی اللہ عنہ) اس مریض کو انار کھلا رہے تھے تو میرا دل انار سے بھر گیا تھا اور میرا بخار بھی اتر گیا ہے۔ ابھی چند لمحے ہی گزرے تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جا کر دیکھا تو دروازے پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے اور ان کے ہاتھ میں ایک طباق تھا جو رومال سے ڈھکا ہوا تھا۔ انہوں نے وہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا اور عرض کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا ہے اور جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے کھولا تو اس میں دس انار تھے۔

آپ رضی اللہ عنہا کا وعدہ

ایک دفعہ عید کے موقع پر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ان کے ننھے شہزادوں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ امی جان! کل عید ہے لہٰذا ہمیں بھی نئے کپڑے دینا کیونکہ ہم پرانے کپڑے نہیں پہنیں گے۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے دونوں سے وعدہ فرما لیا کہ تمہیں عید کے لئے نئے کپڑے مل جائیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے تہجد کے

نوافل کے بعد بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اٹھا دیے اور عرض کیا کہ یا الٰہی! میں تیری کنیز ہوں لہٰذا میرے وعدے کو پورا فرما دے اور تو جانتا ہے کہ تیری اس کنیز نے نہ ہی کبھی اپنے لئے سوال کیا ہے اور نہ ہی کبھی جھوٹ بولا ہے اور نہ ہی کبھی غلط وعدہ کیا ہے لہٰذا میرے مولیٰ میرے وعدے کو پورا فرما دے۔ اگلی صبح ہوئی تو دونوں شہزادوں نے نئے کپڑوں کا مطالبہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے بیٹو درزی تمہارے کپڑے لے کر ابھی آرہا ہے۔ ادھر یہ بات ہورہی تھی کہ رحمتِ خداوندی کو جوش آ گیا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کے درزی کو بلاؤ اور فوراً ان کے شہزادوں کے لئے جنت سے دو کپڑوں کے جوڑے لے کر پہنچ جاؤ۔

گھر کا کام خود کرنا

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنے گھر کا سارا کام خود کرتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھوں سے چکی پیستی تھیں جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کے ہاتھوں پر نشان پڑ گئے تھے، آپ رضی اللہ عنہا اپنے گھر کے لیے پانی کا مشکیزہ خود بھر کر لاتی تھیں جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کے جسم پر نشان پڑ گئے تھے، آپ رضی اللہ عنہا اپنے گھر میں خود جھاڑو دیتی تھیں جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کے کپڑے گرد آلود ہو جاتے تھے، ہانڈی کے نیچے خود آگ جلاتی تھیں جس سے آپ رضی اللہ عنہا کے کپڑوں کا رنگ دھوئیں کے اثر سے سیاہی مائل ہو جاتا تھا۔ ایک دفعہ آپ رضی اللہ عنہا نے سنا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں غلام اور باندیاں آئی ہیں تو آپ رضی اللہ عنہا اس غرض سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں تشریف لے گئیں کہ عرض کر کے ایک باندی گھر کے کام کے لیے مانگ لوں۔ جب آپ رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دولتِ خانہ پر تشریف لائیں تو ام المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہا کا استقبال کیا کیونکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تب مسجدِ نبوی میں مالِ غنیمت کی تقسیم میں مصروف تھے۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا انتظار کر کے واپس ہونے لگیں تو ام المؤمنین حضرت

www.HaqWaliSarkar.com

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آج اس وقت کس کام کے لیے تشریف لائی ہیں۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے بہت اصرار کے بعد آنے کا مقصد بیان فرمایا اور یہ فرمایا کہ مجھے عرض کرتے ہوئے شرم آتی ہے اس لیے آپ رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کر دیں چنانچہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے تو حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سارا واقعہ بیان فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ بات سن کر رات کو اسی وقت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور اس وقت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ آرام کی غرض سے بستر پر لیٹ چکے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان دونوں کے درمیان ان کے بستر پر جلوہ فرما ہو گئے اور فرمایا کہ اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میں تمہیں اس سے بہتر نہ بتادوں جو تم نے سوال کیا ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ ضرور بتادیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! جب تم سونے کے لیے لیٹو تو تینتیس (33) بار سبحان اللہ اور تینتیس (33) بار الحمد للہ اور چونتیس (34) بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو کہ یہ پڑھنا تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

فرائض کی ادائیگی

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بخار ہو گیا اور رات انہوں نے سخت بے چینی میں کاٹی۔ میں ان کے ساتھ جاگتا رہا اور پچھلے پہر ہم دونوں کی آنکھ لگ گئی۔ جب فجر کی اذان ہوئی تو آواز سن کر میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نماز کے لیے ٹھنڈے پانی سے وضو کر رہی ہیں۔ میں اٹھا اور مسجد میں جا کر نمازِ فجر پڑھی اور جب واپس آیا تو دیکھا کہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا معمول کے مطابق چکی پیس رہی ہیں۔ میں نے کہا کہ اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! اپنے حال پر رحم کرو کہ رات بھر تمہیں بخار رہا ہے اور صبح اٹھ کر ٹھنڈے پانی سے وضو کر لیا اور اب چکی پیس رہی ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم زیادہ بیمار

www.HaqWaliSarkar.com

ہو جاؤ۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے سر جھکا کر جواب دیا کہ اگر میں اپنے فرائض کی انجام دہی میں مر بھی جاؤں تو کچھ پرواہ نہیں۔

میدانِ احد میں خدمت

جنگِ احد کے دن جنگ کے بعد جب حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے لیے میدانِ احد میں تشریف لے گئیں تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کو اپنی تلوار مبارک دے کر ارشاد فرمایا کہ اے میری بیٹی! میری اس تلوار کو دھو دو تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھوں مبارک سے خون آلود تلوار لے کر پانی سے صاف فرمائی اور پھر اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو واپس فرما دیا اور یہ اتنی بڑی سعادت ہے جو کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہوئی۔

جنتی لباس

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شادی کے اگلے روز ایک سائل شخص آپ رضی اللہ عنہا کے درِ دولت پر حاضر ہوا اور اس سوال کرنے والے شخص نے کپڑوں کا سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے جہیز میں آئی ہوئی جو اعلیٰ قسم کے کپڑے کی قمیص تھی وہ اس سائل کو عطا فرما دی۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے اس بے مثال سخاوت کا بدلہ اللہ سبحانہ تقدس نے یوں عطا فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ جنت کے کپڑوں کا اعلیٰ قسم کا جوڑا میرے محبوب کی بیٹی کی خدمت میں تحفہ پیش کرو۔ چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سندس اخضر کا جوڑا لے کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا اور پھر وہ جنتی لباس پیش کر کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! یہ کپڑوں کا جوڑا حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

غیب سے کھانا

ایک دفعہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لیے غیب سے پکا ہوا گوشت اور روٹیاں آئیں اور اس کے متعلق خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ بے شک قحط کے زمانے میں حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس غیب سے پکا ہوا گوشت اور روٹیاں آئیں اور پھر ہم نے گوشت اور روٹی کو ایک جگہ ملا دیا اور مجھ کو علم تھا کہ یہ کھانا اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے ہے لیکن پھر بھی میں نے پوچھا کہ اے بیٹی! یہ کھانا تیرے پاس کہاں سے آیا؟ تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یہ اللہ سبحانہ تقدس کے پاس سے آیا ہے کہ بے شک اللہ سبحانہ تقدس جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ اپنی بیٹی سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا جواب سنا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب تعریفیں اللہ سبحانہ تقدس کے لیے ہیں جس نے بنی اسرائیل کی عورتوں کی سردار کی مثال قائم فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اور دیگر اہلِ بیت کو جمع فرمایا، حتیٰ کہ سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا مگر کھانا پھر بھی اتنے کا اتنا ہی رہا۔ لہٰذا پھر وہ کھانا خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے ہمسائیوں میں تقسیم فرمایا۔

سخاوت وتقویٰ

ایک دفعہ ایک عورت نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اگر آپ رضی اللہ عنہا کے پاس چالیس اونٹ ہوں تو آپ رضی اللہ عنہا ان میں سے کتنے اونٹ زکوٰۃ کے لیے ادا فرمائیں گی تو آپ رضی اللہ عنہا نے مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ اگر تم زکوٰۃ کا مسئلہ معلوم کرنے کے لیے یہ سوال کر رہی ہو تو تمہیں کسی اور سے یہ پوچھنا چاہیے تھا کیونکہ اگر میری بات پوچھتی ہو تو میں چالیس کے چالیس

اونٹ ہی اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں دے دیتی اور ایک بھی اپنے پاس نہیں رکھتی اور یہ آپ رضی اللہ عنہا کا تقویٰ تھا۔

مہمان نوازی

ایک دفعہ بنو سلیم کے ایک عمر رسیدہ شخص نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا اور اس کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دین کے ضروری احکام اور مسائل تعلیم فرمائے اور پھر اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کچھ مال وغیرہ ہے؟ اس عمر رسیدہ شخص نے عرض کیا کہ نہیں میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے بلکہ میں تو بنو سلیم کے تین ہزار اشخاص میں سب سے زیادہ غریب اور محتاج شخص ہوں۔ یہ سن کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قریب موجود صحابہ کرام کو ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے اس مسکین کی مدد کون کرے گا؟

یہ سن کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اس نو مسلم کو اپنی اونٹنی دیتا ہوں حالانکہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ہی اونٹنی تھی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ پھر ارشاد فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو اس شخص کا ننگا سر ڈھانپ دے۔ یہ سن کو حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فوراً اپنے سر سے عمامہ اتارا اور اس نو عمر رسیدہ شخص کے سر پر رکھ دیا۔ اس کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جو اس مسکین کے طعام کا بندوبست کرے تو یہ ذمہ داری حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے قبول کی اور ان کو مسجد سے لے کر مدینہ طیبہ میں آ گئے اور چند گھروں سے انہوں نے کھانے کا دریافت کیا مگر اکثر مسلمانوں کے حالات ایسے ہی تھے کہ کبھی کھا لیا اور کبھی فاقہ سے رہے۔ لہٰذا اسی طرح مختلف گھروں سے گھومتے پھرتے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے درِ اقدس پر پہنچے۔ یہاں پہنچ کر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں تمام واقعہ پیش کیا اور عرض کیا کہ کیا اس نومسلم شخص کو خوراک وغیرہ مل سکتی ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کچھ دیر سوچنے کے بعد آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ اے سلمان رضی اللہ عنہ! اللہ سبحانہ تقدس کی قسم آج تمام گھر والوں کو تین وقت کا فاقہ ہے اور میں نے اپنے دونوں بچوں کو بھی بھوکا ہی سلا دیا ہے مگر میں اس سائل کو خالی ہاتھ نہ جانے دوں گی لہٰذا تم ایسا کرو کہ میری یہ چادر شمعون یہودی کے پاس لے جاؤ اور اس سے کہو کہ فاطمہ بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ چادر رکھ لو اور اس کے بدلے میں کچھ خوراک دے دو۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حکم کی تعمیل میں آپ رضی اللہ عنہا کی وہ چادر مبارک لے کر شمعون یہودی کے پاس پہنچے اور تمام ماجرا بیان کیا۔ شمعون بہت حیران ہوا کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو خود بھوکے رہ کر دوسروں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے صبر اور سخاوت کے اس واقعہ کا اس یہودی شمعون پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار پکار اٹھا کہ اے سلمان رضی اللہ عنہ! اللہ سبحانہ تقدس کی قسم یہ وہی لوگ ہیں جن کی خبر توریت میں دی گئی ہے اور تم گواہ رہنا کہ میں حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے والدِ مکرم پر ایمان لایا۔ اس کے بعد اس نے کچھ غلہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو دیا اور چادر مبارک بھی واپس بھیج دی اور یہ غلہ لے کر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ اب اس غلہ کو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے چکی میں پیسا اور جلدی جلدی روٹیاں پکا کر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو دیں۔ انہوں نے روٹیاں لے کر عرض کیا کہ ان روٹیوں میں سے کچھ اپنے بچوں کے لیے بھی رکھ لیجئے تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اے سلمان رضی اللہ عنہ! جو چیز میں اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں دے چکی ہوں وہ بھلا میرے بچوں کے لیے کیسے جائز ہو سکتی ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روٹیاں لے کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ روٹیاں نومسلم عمر رسیدہ شخص کو دے دیں اور پھر خود حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف

www.HaqWaliSarkar.com

لے گئے اور ان کے سر پر اپنا دستِ شفقت پھیرا اور پھر آسمان کی طرف دیکھا اور دعا فرمائی کہ یا الٰہی! فاطمہ (رضی اللہ عنہا) تیری بندی ہے اس سے راضی رہنا۔

شاہی دعوت

ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت پر مدعو کیا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ چند صحابہ بھی تھے جن میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جا رہے تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک قدموں کو گننا شروع ہو گئے اور جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں کہ میری یہ خواہش ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ایک قدم مبارک کے عوض میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعظیم و تکریم کے لیے ایک ایک غلام آزاد کروں۔ چنانچہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جتنے قدم مبارک حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر تک پڑے تھے اتنی ہی تعداد میں غلاموں کو خرید کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آزاد کر دیا۔ اس کے علاوہ دعوت بھی بہت شاہانہ اور عمدہ تھی۔

اس دعوتِ خاص سے متاثر ہو کر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! آج میرے دینی بھائی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت ہی شاندار دعوت کی ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر قدم مبارک کے عوض ایک غلام آزاد کیا ہے اور میری بھی آرزو ہے کہ کاش! ہم بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسی طرح شاندار دعوت کر سکتے۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی اس خواہش سے متاثر ہو کر کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ تشریف لے جایئے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح کی دعوت دے کر آئیں

www.HaqWaliSarkar.com

انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے گھر میں بھی اسی طرح کا سب انتظام ہو جائے گا۔ یہ بات سن کر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور دعوت دی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے صحابہ کرام کی ایک کثیر جماعت کے ہمراہ اپنی پیاری صاحبزادی کے بیتِ اطہر میں تشریف فرما ہوئے۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا خلوت میں اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں سربسجود ہوگئیں اور دعا مانگی کہ یا الٰہی! تیری بندی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کے اصحاب کی دعوت کی ہے اور تیری بندی کا صرف تجھ پر ہی بھروسہ ہے لہٰذا اے میرے پروردگار! آج تو میری لاج رکھ لے اور اس دعوت کے کھانوں کا انتظام عالمِ غیب سے فرما دے۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے یہ دعا مانگنے کے بعد اللہ سبحانہ تقدس پر بھروسہ کرتے ہوئے خالی ہانڈیوں کو چولہوں پر چڑھا دیا اور پھر کچھ دیر کے بعد اللہ سبحانہ تقدس کے فضل و کرم کی بدولت تمام ہانڈیاں خود بخود لذیذ قسم کے کھانوں سے بھر گئیں۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ہانڈیوں میں سے کھانا نکالنا شروع کیا اور مہمانوں کے آگے رکھا گیا اور سب نے بہت مزے سے بھرپور کھانا کھایا اور جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ کھانا کھانے سے فارغ ہوگئے تو پھر بھی قدرتِ الٰہی سے ہانڈی میں موجود کھانا ذرا بھی کم نہ ہوا۔ صحابہ کرام ان کھانوں کو دیکھ کر، ان کی لذت اور خوشبو سے بہت حیرت زدہ ہوئے کیونکہ ان کھانوں کی لذت اور خوشبو ہی انوکھی تھی جو کسی نے پہلے کبھی کسی کھانے میں محسوس نہ کی تھی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام کو حیرت زدہ دیکھ کر فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ہم نہیں جانتے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ کھانا ہم لوگوں کے لیے اللہ سبحانہ تقدس نے جنت سے بھیجا ہے اس لیے اس کھانے کی لذت اور خوشبو ہی الگ ہے۔

اسی اثناء میں حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا گوشۂ تنہائی میں جا کر بارگاہِ الٰہی میں

www.HaqWaliSarkar.com

سجدہ ریز ہوگئیں اور یہ دعا مانگی کہ یا الٰہی! حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تیرے محبوب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک ایک قدم مبارک کے بدلے میں ایک ایک غلام آزاد کیا ہے مگر تیری بندی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس قدر استطاعت نہیں رکھتی، اس لیے جہاں تو نے میری خاطر جنت سے کھانا بھیجا اور میری لاج رکھ لی ہے وہاں تو میری خاطر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ان قدموں کے برابر جتنے قدم مبارک چل کر میرے گھر تشریف لائے ہیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کے گناہ گار لوگوں کو دوزخ سے رہائی عطا فرمادے۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جیسے ہی اس دعا سے فارغ ہوئیں تو عین اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں یہ بشارت لے کر حاضر ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی دعا اللہ سبحانہ تقدس نے قبول فرمالی ہے اور اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہر قدم کے عوض میں ایک ایک ہزار گناہ گار امتیوں کو دوزخ سے خلاصی عطا کر دی گئی ہے۔

پردہ اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ بتاؤ عورت کے لیے سب سے بہتر کون سی چیز ہے؟ تمام صحابہ کرام اس سوال کا جواب سوچنے لگے کیونکہ کسی کو بھی اس کا جواب سمجھ نہیں آرہا تھا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی وہاں موجود تھا اور مجھے بھی اس سوال کا جواب نہ آیا لہٰذا میں فوراً گھر آیا اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آج حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ سوال کیا ہے بتاؤ میں کیا جواب دوں کہ عورتوں کے لیے کیا چیز سب سے بہتر ہے؟

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ عورت کے لیے سب سے بہتر چیز یہ

www.HaqWaliSarkar.com

ہے کہ نہ کوئی غیر مرد اسے دیکھے یعنی وہ شرعی پردہ کرے اور نہ ہی وہ عورت کسی مرد کو دیکھے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ جواب جا کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہت خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے اس جواب کی تصدیق فرمائی۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا خود بھی پردہ کا بہت زیادہ اہتمام فرمایا کرتی تھیں اور دوسروں کو بھی اس کی بہت تلقین فرماتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے نہ صرف زندگی بھر پردہ کا نہایت اہتمام فرمایا بلکہ آپ کی یہ خواہش تھی کہ مرنے کے بعد بھی جس قدر زیادہ سے زیادہ ہو سکے میرے جسم کے پردہ کا اہتمام رہے۔

آپ رضی اللہ عنہا کے وصال سے پہلے مسلمان عورتوں کا جنازہ بے پردہ یعنی مردوں کی طرح ہی نکالا جاتا تھا لیکن آپ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے تجہیز و تکفین کا یہ رواج نکلا کہ عورتوں کا جنازہ مردوں کے جنازے کی طرح بے پردہ نکالنے کا طریقہ ختم ہو گیا۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے مرض کے دوران ایک دن حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کیا کوئی ایسا طریقہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص میرے جنازے کو بھی نہ دیکھ سکے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہا کی خواہش تھی کہ مرنے کے بعد بھی میرے جسم کی بے پردگی نہ ہو۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میں نے ملک حبش میں دیکھا تھا کہ وہاں پر یہ طریقہ ہے کہ لوگ مرنے والے کی چارپائی پر درختوں کی شاخیں باندھ کر اوپر ایک کپڑا ڈال دیتے ہیں جس سے وہ چارپائی ڈولی کی صورت میں بن جاتی ہے اور ہر طرح مکمل پردہ ہو جاتا ہے۔

پھر حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کھجور کی شاخیں لائیں اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو ڈولی بنا کر دکھائی تو آپ رضی اللہ عنہا نے جب اس ڈولی کو دیکھا تو نہایت پسند فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جب میرا جنازہ تیار ہو جائے تو اسی قسم کی ڈولی تیار کرنا اور مجھے دفن کرنے کے لیے رات کے وقت

www.HaqWaliSarkar.com

جانا اور ہرگز کسی دوسرے کو میرے جنازے کی اطلاع نہ دینا، میری وفات کے بعد تم مجھے غسل دینا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پانی دینے میں تمہاری مدد کریں گے اور اس کے علاوہ کسی اور کو کمرہ میں داخل نہ ہونے دینا۔ لہٰذا آپ رضی اللہ عنہا کی وصیت کے مطابق اس طرح اہتمام کیا گیا اور ہر لحاظ سے پردے کا خاص اہتمام کیا گیا۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اس شرم و حیا اور پردہ کی کیفیت پر کہ آپ رضی اللہ عنہا اس قدر پردہ کا اہتمام فرماتی تھیں تو اللہ سبحانہ تقدس نے آخرت میں آپ رضی اللہ عنہا کو ایک ایسے انعام و اکرام سے نوازا جو کسی اور کو عطا نہیں ہوگا کہ روزِ حشر بھی اللہ سبحانہ تقدس آپ رضی اللہ عنہا کے پردہ کا اہتمام فرمائے گا اور آپ رضی اللہ عنہا کو مخلوق کی نظروں سے چھپا کر رکھے گا۔ لیکن ظاہری بات ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا میدانِ حشر میں تشریف لائیں گی اور پھر وہاں سے گزر کر پل صراط سے گزر کر جنت میں تشریف لے جائیں گی تو آپ رضی اللہ عنہا کے پردہ کی وجہ سے دو باتوں کا اہتمام فرمایا جائے گا۔ پہلی تو یہ کہ جب آپ رضی اللہ عنہا میدانِ حشر میں اور پل صراط پر تشریف لائیں گی تو ایک منادی اعلان کرے گا اور رب کا حکم سنائے گا کہ تمام اہلِ محشر اپنی نگاہیں نیچی کر لیں اور گردنیں جھکا لیں کیونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گزرنے والی ہیں اور پھر رب کے حکم سے سب کی گردنیں اور نگاہیں خود بخود جھک جائیں گی اور آپ رضی اللہ عنہا وہاں سے گزر جائیں گی اور پھر مزید پردے کے اہتمام کی خاطر آپ رضی اللہ عنہا کے لیے جنت سے ستر ہزار حوروں کو بلایا جائے گا جو آپ رضی اللہ عنہا کو اپنے جھرمٹ میں لے کر میدانِ حشر اور پل صراط سے گزریں گی اور جنت تک آپ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ رہیں گی تاکہ کسی بھی شخص کی نگاہیں کسی بھی طرح آپ رضی اللہ عنہا پر پڑنے کا کوئی احتمال باقی نہ رہ جائے اور کوئی شخص آپ رضی اللہ عنہا کے قریب سے بھی نہ گزر سکے۔

آپ رضی اللہ عنہا کی اسی پردہ کے متعلق ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

روزِ قیامت عرش

کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا کہ اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکالو اور اپنی نگاہیں نیچی کرلو تا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پل صراط سے گزر جائیں۔ پس آپ گزر جائیں گی اور آپ کے ساتھ حورِعین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی (کنزالعمال)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا کہ

جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک منادی پردے کی اوٹ سے یہ اعلان کرے گا کہ اے اہلِ محشر! اپنی نظریں جھکالو حتیٰ کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گزر جائیں (حاکم)۔

اللہ سبحانہ تقدس حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی تمام عورتوں کو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی سیرتِ مبارکہ پر عمل کرنے کی اور پردہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

نظر کی حفاظت

● (اجنبی عورت پر) ایک نگاہ کے بعد دوسری نگاہ مت ڈالو کہ اچانک پڑ جانے والی پہلی نگاہ تمہارے لیے معاف ہے لیکن دوبارہ دیکھنا جائز نہیں (ترمذی)۔ ● نظر (کی بے احتیاطی) ابلیس کے تیروں میں سے ایک (زہریلا) تیر ہے (طبرانی)۔ ● جو مسلمان کسی عورت کی طرف پہلی دفعہ نظر کرے (یعنی بغیر ارادے کے) پھر اپنی نظر پھیر لے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے لئے ایسی عبادت پیدا کرے گا جسکا مزہ اس کو ملے گا (احمد)۔ ● فحاشی اور بدکاری جس قوم میں بھی علی الاعلان اور کھلم کھلا ہونے لگے تو اس میں ایسی نئی نئی بیماریاں کثرت سے پیدا ہوں گی جو پہلے کبھی سننے میں نہ آئی ہوں۔ ● اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور زنا نہ کرو کہ جو شرمگاہ کی حفاظت کرے گا اس کے لئے جنت ہے (حاکم، بیہقی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرا یہ بیٹا (حسن رضی اللہ عنہ) سردار ہے اور شاید
اس کے ذریعے اللہ سبحانہ تقدس مسلمانوں
کی دو جماعتوں میں صلح کرادے گا۔ (بخاری)

حضرت سیّدنا
امام حسن

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.HaqWaliSarkar.com

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ

آپ کا نام مبارک حسن (رضی اللہ عنہ) اور کنیت ابو محمد ہے۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت رمضان المبارک تین ہجری میں ہوئی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میرے بیٹے کو لاؤ۔ حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو گود میں لے کر حاضر ہوئیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے داہنے کان میں اذان دی اور پھر بائیں کان میں تکبیر کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ساتویں روز حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیقہ کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کے بال منڈوائے اور حکم فرمایا کہ ان کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کریں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ تم نے اپنے فرزند کا نام کیا تجویز کیا ہے؟ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میری اتنی مجال کہاں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہوتے ہوئے بچے کا نام رکھوں لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو بھی نام تجویز فرمائیں گے وہی اس بچے کا نام ہوگا۔ اس دوران حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور سلام عرض کرنے کے بعد کہا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے اس بچے کا نام حسن (رضی اللہ عنہ) رکھا ہے پس حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسی روز آپ کا نام حسن (رضی اللہ عنہ) رکھا۔

حَسَن کے معنی ہے حُسن و جمال والا، آپ رضی اللہ عنہ بھی حُسن و جمال میں یکتا تھے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ شکل وصورت میں اپنے نانا جان حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بہت مشابہ تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سر سے لے کر پاؤں تک حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشابہ تھے اور کوئی بھی شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس قدر مشابہت نہ رکھتا تھا۔

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی آنکھیں سیاہ اور بڑی بڑی اور غلافی تھیں، آپ رضی اللہ عنہ کے رخسار مبارک پتلے تھے، کلائیاں گول تھیں، گردن مبارک بلند اور شفاف تھی، آپ رضی اللہ عنہ کے بازو اور شانے بھرے ہوئے تھے، آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی مبارک گنجان اور کانوں تک بل کھائی ہوئی تھی، آپ رضی اللہ عنہ کا سینہ مبارک چوڑا اور قد زیادہ طویل نہ تھا، چہرہ نورانی اور بال گھنگھریالے تھے، آپ رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک سڈول اور نہایت خوبصورت تھا اور آپ رضی اللہ عنہ دیکھنے میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشابہ تھے۔

تبلیغِ دین

● قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یا تو اچھی بات کا حکم کروگے اور بری بات سے منع کروگے، یا پھر اللہ سبحانہ تقدس تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا، پھر دعا کروگے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی (ترمذی)۔

● تم میں سے جو شخص بُری بات دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے بدل (روک) دے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے بدلے (کہ سمجھائے اور تبلیغ کرے) اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو (اس گناہ کو) دل سے بُرا ضرور جانے کہ یہ کمزور ایمان والا ہے (مسلم)۔

● کسی قوم کا کوئی آدمی ان کے درمیان گناہ کرتا ہو اور وہ اسے روکنے کی طاقت رکھتے ہوں لیکن پھر بھی نہ روکیں تو اللہ سبحانہ تقدس ان سب پر عذاب بھیجے گا اس سے پہلے کہ وہ مریں (ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ ● جو ہدایت کی طرف بلائے تو اس کو تمام عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور اس سے ان کے ثوابوں سے کچھ کم نہ ہوگا اور جو گمراہی کی طرف بلائے تو اس پر تمام پیروی کرنے والے گمراہوں کے برابر گناہ ہوگا اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ کرے گا (مسلم)۔ ● مجھ سے لوگوں کو پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو (بخاری)۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات کے چند واقعات

تکلیف سے بچانا

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب نماز کی حالت میں سجدہ ریز ہوتے تو کبھی کبھی حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ تشریف لاکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کمر مبارک پر سوار ہوجاتے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے سجدے کو لمبا فرمادیتے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ خود اپنی مرضی سے اترتے۔

ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حالتِ رکوع میں تھے کہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاؤں مبارک کے اندر گھس گئے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے رکوع کو لمبا کردیا یہاں تک کہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ دوسری جانب نہ نکل گئے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جب اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رکوع اس لیے لمبا کیا تھا کہ میرے حسن (رضی اللہ عنہ) کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

دو گروہوں میں صلح کروانا

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اس وقت آپ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سیّد ہے اور اللہ سبحانہ تقدس اس کی وساطت سے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروائے گا۔ چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ اپنے والد بزرگوار حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد منصبِ خلافت پر فائز ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کرلی اور مسلمانوں کو پھر سے ایک خلافت پر اکٹھا کیا۔

میرے ماں باپ تم پر قربان

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں ہم حاضر تھے کہ امِ ایمن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ! حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ گم ہو گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو چنانچہ ہر ایک صحابی نے اپنا اپنا راستہ لیا اور میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ چل پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ ایک پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیکھا کہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اژدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس اژدھے کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اژدھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر سکڑ گیا اور پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حسنین کریمین کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں کہ تم اللہ سبحانہ تقدس کے ہاں کتنی عزت والے ہو۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تحمل

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کوفہ کی جامع مسجد کے دروازے پر تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے آتے ہی آپ رضی اللہ عنہ کو اور آپ رضی اللہ عنہ کے والدین کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے نہایت تحمل سے دریافت کیا کہ کیا تو بھوکا ہے یا پھر تجھ پر کوئی مصیبت آن پڑی ہے؟ اس دیہاتی نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پھر سے گالیاں دینا شروع کر دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے خادم سے کہہ کر ایک طشت چاندی کا منگوایا اور اسے دے دیا

www.HaqWaliSarkar.com

اور فرمایا کہ اس وقت میرے گھر میں صرف یہی موجود ہے لہٰذا تم اسے رکھ لو۔ اس دیہاتی نے جب آپ کا کمال تحمل دیکھا تو کہنے لگا کہ میں صدقِ دل سے گواہی دیتا ہوں کہ آپ حقیقی فرزندِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

شرمندگی سے بچانا

ایک مرتبہ ایک اعرابی حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی حاجت بیان کرنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس موجود دس ہزار درہم اسے عنایت کر دیئے۔ اس اعرابی نے عرض کیا کہ حضور! آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنی حاجت بیان کرنے کا موقع ہی نہیں دیا اور عطا کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے نفوس سوال کرنے سے قبل ہی عطا کرنے کے عادی ہیں تا کہ سائل کی پیشانی شرم سے عرق آلود نہ ہو۔

جود و سخاوت

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی تنگدستی اور فقر و فاقہ کا ذکر کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے پچاس ہزار اشرفیاں عطا فرما دیں اور وہ اتنی زیادہ تھیں کہ اس شخص سے وہ پچاس ہزار اشرفیاں اٹھائی نہ گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مزدوروں کو بلانے کا حکم دیا تو دو مزدور بلائے گئے اور انہوں نے وہ اشرفیاں اٹھائیں اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان مزدوروں کو مزدوری الگ سے خود عطا کی۔ جب وہ شخص چلا گیا تو خادمین نے عرض کیا کہ حضور! اب کچھ بھی پاس نہیں ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کے ہاں اس کا اجر بھی ملے گا اور وہ زیادہ عطا کرے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا معمول مبارک یہی تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو سب کچھ عطا فرما دیتے تھے اور اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھا کرتے تھے۔

www.HaqWaliSarkar.com

اللہ سبحانہ تقدس سے حیا

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے پچیس حج با پیادہ کئے حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سواری کے لیے اونٹنیاں بھی موجود ہوتی تھیں لیکن آپ رضی اللہ عنہ ان پر سواری نہیں کرتے تھے۔ایک مرتبہ جب آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے کہ میں اس کے گھر اس کی ملاقات کو جاؤں اور سواری پر سوار ہو کر جاؤں۔

رضائے الٰہی

ایک دفعہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا قول دہرایا گیا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مفلسی کو تونگری سے اور بیماری کو تندرستی سے بہتر خیال کرتا ہوں۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس ان کے حال پر رحم فرمائے کہ ہم نے تو خود کو اللہ سبحانہ تقدس پر چھوڑ رکھا ہے کہ وہ جس حالت میں بھی رکھتا ہے ہم اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور ایسی کوئی حالت جو اس کی رضا کے خلاف ہو ہم اس کے متمنی نہیں ہیں۔

بہترین اجر

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے ایک حبشی غلام کو دیکھا کہ سامنے روٹی رکھی ہوئی ہے اور وہ ایک لقمہ خود کھاتا ہے اور دوسرا لقمہ پاس بیٹھے ہوئے کتے کو پھینکتا جاتا تھا۔آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ تم ایسے کیوں کر رہے ہو؟ اس حبشی غلام نے کہا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ میں خود کھاؤں اور اسے کھانے کے لیے نہ دوں۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے اس کی بات سن تو فرمایا کہ اسے نیکی کا بدلہ ضرور ملنا چاہیے اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اسے وہیں بیٹھے رہنے کو کہا اور اس کے

مالک کے پاس جا کر اسے خرید لیا۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے اس غلام کے مالک سے وہ اراضی بھی خرید لی جس کی حفاظت پر وہ مامور تھا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو آزاد کر کے وہ اراضی بھی اس کی ملکیت میں دے دی۔

وصال مبارک

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے 5 ربیع الاول 49 ہجری کو 45 سال چھ ماہ کی عمر میں وصال فرمایا۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے وصال مبارک کی خبر آناً فاناً مدینہ منورہ اور گردونواح میں پھیل گئی اور لوگ جوق در جوق آپ رضی اللہ عنہ کے مکان پر جمع ہونا شروع ہو گئے اور اس موقع پر ہر آنکھ اشک بار تھی۔ حضرت ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ اس سے پہلے شاید ہی کبھی مدینہ منورہ میں اتنا ہجوم ہوا ہو۔ لوگوں کی کثرت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی شے زمین پر گر جاتی تو اسے لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے اٹھایا نہ جا سکتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور لوگوں کی ایک کثیر تعداد نے نمازِ جنازہ میں شرکت فرمائی۔

ازواج واولاد

آپ کی ازواج کے متعلق مختلف آراء موجود ہیں۔ ایک روایت کے مطابق آپ کی ازواج کی تعداد سو 100 اور ایک روایت کے مطابق اسّی 80 ہے۔ آپ کی کثیر ازواج کے متعلق روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میرے حسن (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ جس کا جسم متمسک ہوگا اس پر جہنم کی آگ حرام ہوگی۔ آپ کی جن ازواج کے نام روایت میں پائے جاتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

1. ام بشیر بنت ابو مسعود رضی اللہ عنہا
2. خولہ بنت منظور رضی اللہ عنہا
3. فاطمہ بنت ابو مسعود رضی اللہ عنہا
4. ام اسحاق بنت طلحہ رضی اللہ عنہا
5. ام ولد رضی اللہ عنہا
6. رملہ رضی اللہ عنہا
7. ام الحسن رضی اللہ عنہا
8. تقفیہ رضی اللہ عنہا
9. امراء القیس رضی اللہ عنہا
10. جعدہ بنت اشعث رضی اللہ عنہا

آپ کی اولاد کے متعلق بھی کتابوں میں مختلف آراء موجود ہیں۔ صحیح روایت کے مطابق آپ کی اولاد کی تعداد سترہ ہے جن کے نام ذیل ہیں۔

1. حضرت زید رضی اللہ عنہ
2. حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ
3. حضرت حسین الاثرم رضی اللہ عنہ
4. حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ
5. حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ
6. حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ
7. حضرت یعقوب رضی اللہ عنہ
8. حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ
9. حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ
10. حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
11. حضرت عمر رضی اللہ عنہ
12. حضرت قاسم رضی اللہ عنہ
13. حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
14. حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
15. حضرت امِ عبداللہ رضی اللہ عنہا
16. حضرت امِ الحسین رضی اللہ عنہا
17. حضرت امِ الحسن رضی اللہ عنہا

فرمودات عالیہ

1. جس کو عقل نہیں ملی اسے ادب بھی نہیں ملا۔
2. تین برائیوں سے لوگ تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ اول تکبر، دوم حرص اور سوم حسد۔

www.HaqWaliSarkar.com

3 تکبر سے دین مٹ جاتا ہے۔

4 حسد برائی کا پیغام لانے والا ہے۔

5 جس میں حیا نہیں اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔

6 فقر اور دولت مندی دونوں حالتوں میں میانہ روی قائم رکھو۔

7 دانائی دین کی محافظت، عزتِ نفس، عجز و انکساری، ایفائے عہد، ادائے حقوق اور خلقِ خدا کی محبت میں پوشیدہ ہے۔

8 حلم غصہ کا پی جانا اور نفس پر قابو رکھنے کا نام ہے۔

9 مکارمِ اخلاق دس چیزیں لاتی ہیں۔ اول زبان کی سچائی، دوم جنگ کے وقت حملہ کی شدت، سوم سائل کو دینا، چہارم حسنِ اخلاق، پنجم احسان کا بدلہ، ششم صلہ رحمی، ہفتم پڑوسی کی حفاظت، ہشتم حق دار کی حق شناسی، نہم مہمان نوازی اور دہم شرم و حیا و غیرت۔

10 اپنے سفر کے لیے تیار ہو جا اور موت آنے سے قبل زادِ راہ مہیا کرلے۔

11 دنیا کو کم کرو اور اسے ایک مردار کی مانند خیال کرو۔

12 عزت صرف اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے۔

13 کسی شخص کے پاس اس وقت تک نہ جاؤ جب تک تم اس کے علم سے فائدہ حاصل نہ کرسکو۔

14 مومن دنیا میں زادِ راہ حاصل کرتا ہے اور کافر صرف دنیاوی فائدہ۔

15 اللہ سبحانہ تقدس کی حرام کی ہوئی چیزوں سے علیحدگی اختیار کرو تو عابد بن جاؤ گے۔

16 اللہ سبحانہ تقدس کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ لوگوں سے بے نیاز ہو جاؤ گے۔

17 نیکی وہ ہے جس کے کرنے میں کسی قسم کی ریاکاری نہ ہو۔

18 سوال سے قبل ہی عطا کردینا بڑی سخاوت ہے۔

19 گناہ پر سزا دینے میں جلد بازی نہ کرو بلکہ درمیانہ راستہ ہمیشہ کھلا رکھو۔

www.HaqWaliSarkar.com

20 نعمتیں جب تمہیں میسر تھیں تو تم اس کا شکر ادا نہ کر سکے اور جب وہ تم سے واپس لے لی گئیں تو تمہیں ان کی قدر یاد آ گئی۔

توبہ واستغفار

● اے لوگو! اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں توبہ کیا کرو کہ دیکھو میں دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں (مسلم)۔ ● شیطان نے اللہ سبحانہ تقدس سے کہا کہ یارب! تیری عزت کی قسم میں تیرے بندوں کو اس وقت تک بہکاؤں گا جب تک ان کی جانیں ان کے جسموں میں رہیں گی، تو اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ مجھے اپنی عزت وجلال اور بلندیِ درجات کی قسم کہ میں انہیں بخشتا ہی رہوں گا جب تک وہ مجھ سے معافی مانگتے رہیں گے (احمد)۔ ● معافی مانگ لینے والا گناہ پر اڑیل (اصرار کرنے والا) نہیں اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کرے (ترمذی)۔ ● اللہ سبحانہ تقدس اس مومن کو پسند فرماتا ہے جو فتنوں میں گھرا ہوا توبہ کرتا ہے (مشکوٰۃ)۔ ● اس کیلئے بہت خوبیاں ہیں جو اپنے نامہ اعمال میں استغفار بہت زیادہ پائے (ابن ماجہ)۔ ● اے اللہ سبحانہ تقدس! مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو نیکیاں کریں اور خوش ہو جائیں اور گناہ کریں تو معافی مانگ لیں (ابن ماجہ)۔ ● گناہ سے (سچی) توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو (ابن ماجہ)۔ ● جو شخص پابندی کیساتھ استغفار کرتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس کے لیے ہر غم سے نجات اور ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کے وہم وخیال میں بھی نہ ہو (ابن ماجہ)۔ ● بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کر لیتا ہے اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے (متفق علیہ)۔ ● سارے بنی آدم خطا کار ہیں اور خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں (ابن ماجہ، ترمذی)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں۔ اللہ سبحانہ تقدس اس شخص کو محبوب رکھتا ہے جو حسین رضی اللہ عنہ سے محبت رکھے۔ (ترمذی)

حضرت سیّدنا امام حسین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.HaqWaliSarkar.com

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام مبارک حسین (رضی اللہ عنہ) ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت شعبان المعظم 4 ہجری کو ہوئی اور جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کو گود میں اٹھا کر پیار کیا اور پھر آپ رضی اللہ عنہ کے دائیں کان میں اذان دی اور بائیں کان میں تکبیر کہی۔ پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے منہ میں ڈالا اور دعائے خیر فرماتے ہوئے آپ کا نام حسین رضی اللہ عنہ رکھا، پھر ساتویں روز آپ رضی اللہ عنہ کا عقیقہ کیا اور سر کے بال اترواکران کے وزن کے برابر چاندی خیرات کی۔ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ عادات واطوار میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا بہترین نمونہ تھے۔

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سینہ سے پاؤں تک مشابہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا حسن وجمال منفرد و یکتا تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اندھیرے میں بیٹھتے تو آپ رضی اللہ عنہ کی پیشانی اور رخسار سے روشنی پھوٹ کر نکلتی اور اطراف کو منور کر دیتی۔

نکاح وشادی

● جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے نکاح کرے تو اللہ سبحانہ تقدس اسے (آخرت میں) بادشاہی کا تاج پہنائے گا (ابوداؤد)۔ ● بڑی برکت والا نکاح وہ ہے جس میں (مالی لین دین کا) بوجھ کم ہو (بیہقی)۔ ● نکاح کا اعلان کیا کرو اور یہ کام مسجد میں کیا کرو (مشکوٰۃ)۔ ● دو محبت چاہنے والوں کے لیے نکاح جیسی کوئی چیز نہ دیکھی گئی (ابن ماجہ)۔ ● نکاح نیچی کرنے والا اور شرم گاہ کا محافظ ہے (متفق علیہ)۔ ● نکاح کرو، نسل بڑھاؤ کہ تمہاری کثرتِ اولاد کے سبب میں دوسری امتوں پر فخر کروں گا (احمد)۔

www.HaqWaliSarkar.com

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حیات کے چند واقعات

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا رونا پسند نہیں

ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا گزر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر سے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گھر کے اندر سے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی تو بے چین ہو گئے اور گھر کے اندر جا کر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تمہیں معلوم ہے کہ حسین (رضی اللہ عنہ) کے رونے سے میرا دل دکھتا ہے لہٰذا تم اسے رونے نہ دیا کرو۔

میزان کے پلڑے

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما ہیں اور حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائیں اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بائیں جانب گود میں تشریف فرما ہیں جبکہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے تشریف فرما ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) دونوں میزان کے پلڑے ہیں جبکہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس کا ترازو ہے اور ترازو دو پلڑوں پر ہی قائم رہتا ہے جبکہ تم روزِ محشر لوگوں کو اجر تقسیم کرو گے۔

جبرائیلِ امین کا مدد کرنا

ایک مرتبہ بچپن میں حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آپس

www.HaqWaliSarkar.com

میں کشتی کر رہے تھے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حسن (رضی اللہ عنہ)، حسین (رضی اللہ عنہ) کو پکڑلو یعنی کشتی میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے طرف داری اور مدد فرما رہے تھے۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بابا جان! آپ بڑے بھائی کو کہتے ہیں کہ وہ چھوٹے بھائی کو پکڑ لے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی تو حسین (رضی اللہ عنہ) سے کہہ رہے ہیں کہ وہ حسن (رضی اللہ عنہ) کو پکڑلیں یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام کشتی میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی مدد فرما رہے تھے۔

اولاد آزمائش ہے

ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آئے اور ان پر دو سرخ قمیصیں تھیں اور وہ لڑکھڑاتے چل رہے تھے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر سے اتر کر ان کو اٹھایا اور ان کو اپنے سامنے بٹھا دیا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے سچ فرمایا ہے کہ ''تمہارے مال اور تمہاری اولاد محض آزمائش ہیں (سورۃ التغابن۔ آیت 15)'' اور میں نے جب ان دونوں بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے ہوئے دیکھا تو میں صبر نہ کر سکا حتیٰ کہ میں نے خطبہ منقطع کیا اور ان کو اٹھایا۔

محبت کا انوکھا انداز

ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چند صحابہ کرام کے ہمراہ ایک گلی سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند بچوں کو کھیل کود میں مشغول دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے بڑھ کر ایک بچے کو گود میں اٹھا کر پیار کیا تو صحابہ کرام نے حیرانگی سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف اس ایک بچے کو ہی گود میں اٹھا کر

www.HaqWaliSarkar.com

پیار کیوں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک روز اس بچے کو اپنے بیٹے حسین (رضی اللہ عنہ) کے قدموں کی خاک کو اپنے آنکھوں پر لگاتے دیکھا تھا پس اسی روز سے مجھے اس سے محبت ہوگئی اور میں بروزِ قیامت اس کی اور اس کے والدین کی شفاعت ضرور کروں گا۔

ناراضگی پسند نہیں

ایک دفعہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ تختی لکھ کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کرنے لگے کہ نانا جان! دونوں میں سے کس کا خط اچھا ہے؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان میں سے کسی ایک کی بھی دل شکنی نہیں کرنا چاہتے تھے کہ اسے رنج نہ پہنچے لہٰذا خود فیصلہ نہ فرمایا اور ان کو حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا کہ ان سے فیصلہ کروائیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ خود بھی نہ کیا تا کہ کسی کی دل شکنی نہ ہو اور ان کو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا کہ ان سے فیصلہ کروائیں۔

جب ان دونوں نے اپنی والدہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو جا کر ساری بات بتائی اور فیصلہ کرنے کو کہا تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے خط کی زیادہ پہچان نہیں ہے اس لیے میں یہ سات موتی زمین پر ڈالتی ہوں اور تم میں سے جو زیادہ موتی چن لے گا اس کی تختی اچھی ہوگی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے موتی ہوا میں اچھال دیئے اور جب وہ موتی زمین پر گرے تو حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے ان کو چننا شروع کر دیا۔ دونوں نے جب تین تین موتی چن لیے تو اب دونوں میں سے کوئی ایک ساتواں موتی اٹھا سکتا تھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور ساتواں موتی اٹھالیا اور اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے اور دونوں شہزادوں نے آدھا آدھا موتی اٹھالیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جب اس واقعہ کی خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہات آبدیدہ ہوگئے اور ارشاد فرمایا کہ آج اللہ سبحانہ تقدس کو ان

دونوں کی اتنی رنجیدگی بھی منظور نہیں اور ایک وقت آئے گا کہ میرے ان دونوں بیٹوں کو بہت بڑی آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا۔

اپنے بیٹے کو قربان کرنا

ایک دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے دائیں زانوئے مبارک پر اور اپنے صاحبزادے حضرت سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو بائیں زانوئے مبارک پر بٹھائے ہوئے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ سبحانہ تقدس ان دونوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس یکجا نہ رہنے دے گا لہٰذا دونوں میں سے کسی ایک کو منتخب فرمالیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو منتخب فرمایا کیونکہ اگر حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ رخصت ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی غمگین ہوجاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کا غمگین ہونا پسند نہیں تھا۔ اس واقعہ کے تین روز بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ وفات پاگئے۔

اس واقعہ کے بعد جب بھی حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی پیشانی کا بوسہ لیتے اور خوش آمدید کہتے ہوئے ارشاد فرماتے کہ اس پر میں نے اپنے بیٹے ابراہیم (رضی اللہ عنہ) کو قربان کیا ہے۔

شہادت کی خبر

حضرت امِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تھے اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ مبارک پر کھیلنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد میں نے دیکھا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس میں تھوڑی سی

www.HaqWaliSarkar.com

مٹی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آنکھوں میں آنسو جاری ہیں۔ پھر جب حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قربان ہوں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ میں مٹی دیکھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب حسین (رضی اللہ عنہ) میرے سینے پر کھیل رہا تھا اور میں مسرور ہو رہا تھا تو میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے یہ مٹی دی اور کہا کہ اس پر حسین (رضی اللہ عنہ) کو قتل کیا جائے گا، اس لیے میں رو رہا ہوں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چچی ام الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گود مبارک میں دیا۔ جب حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گود میں اٹھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک آنکھوں میں سے آنسو بہنے لگے۔ سیّدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قربان ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غمگین کیوں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت میرے اس فرزند کو قتل کرے گی اور میرے پاس اس کے مقتل (قتل گاہ) کی سرخ مٹی بھی لائے تھے۔

واقعہ کربلا

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد ان کا بیٹا یزید تختِ حکومت پر بیٹھا۔ یزید شراب خور اور زناکار تھا اور علماءِ دین اور اسلامی تعلیمات کو مذاق اڑانا یزید کا شعار تھا۔ الغرض ہر برائی یزید میں پائی جاتی تھی اس لئے جب وہ تخت نشین ہوا تو اکابر صحابہ کرام اور تابعین نے اس کی بیعت سے انکار کر دیا۔ یزید کو اس کے مشیروں نے مشورہ دیا کہ اگر وہ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

www.HaqWaliSarkar.com

کو بیعت کے لیے راضی کرلے تو پھر دیگر اکابر صحابہ بھی اس کی بیعت کرلیں گے لہٰذا یزید نے حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے بیعت لینے کے لئے اپنی کوششیں تیز کردیں۔لیکن حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس کی بیعت سے انکار کردیا اوراس دوران حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر کئی لوگوں نے بیعت کرلی۔اس بیعت کا مقصدان کو خلیفہ مقرر کرنا نہیں تھا بلکہ یزید کا انکار تھا۔اس دوران کوفہ کے گورنر اور لوگوں نے حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو بے شمار خط لکھے اور انہیں کوفہ آنے کی دعوت دی۔

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور مکہ مکرمہ پہنچے جہاں سے آپ رضی اللہ عنہ تین ذی الحج، ساٹھ ہجری کو کوفہ کے لئے روانہ ہوئے۔دس محرم الحرام، اکسٹھ ہجری کو کربلا کے مقام پر آپ رضی اللہ عنہ کا مقابلہ یزیدی فوج سے ہوا جہاں ایک ایک کر کے آپ رضی اللہ عنہ کے تمام جان نثار اور گھر کے تمام افراد جامِ شہادت نوش کرتے رہے اور آپ رضی اللہ عنہ کو بھی شہید کردیا گیا۔حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے فرزند حضرت سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ جو کہ شدید بیمار تھے ان کے سوا کوئی مرد زندہ نہ رہا۔حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی میدانِ کربلا میں شہادت کی خبر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں دے چکے تھے۔

ازواج و اولاد

روایات کے مطابق حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ازواج کی تعداد پانچ ہے جن سے آپ کے چھے بچے تولد ہوئے۔آپ کی ازواج اور اولادِ اطہار کے نام یہ ہیں۔

1. حضرت سیّدہ شہربانو رضی اللہ عنہا
2. حضرت سیّدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا
3. حضرت سیّدہ رباب رضی اللہ عنہا
4. حضرت سیّدہ امِ اسحاق رضی اللہ عنہا
5. حضرت سیّدہ قضاعیہ رضی اللہ عنہا

آپ کی اولاد کے نام درج ذیل ہیں۔

1. حضرت سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
2. حضرت سیّدنا علی اکبر رضی اللہ عنہ
3. حضرت سیّدنا علی اصغر رضی اللہ عنہ
4. حضرت سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ
5. حضرت سیّدہ فاطمہ صغراء رضی اللہ عنہا
6. حضرت سیّدہ سکینہ رضی اللہ عنہا

فرموداتِ عالیہ

1. بے شک اللہ سبحانہ تقدس تکبر کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں فرماتا۔
2. اللہ سبحانہ تقدس نے اپنی قدرت سے تمام مخلوق کو پیدا کیا اور وہی اپنی قدرت سے سب کو زندہ بھی اٹھائے گا۔
3. اللہ سبحانہ تقدس ہر مصیبت میں بہترین پناہ گاہ ہے اور ہر سختی میں بہترین سہارا ہے۔
4. عنقریب جب ہماری روحیں ہمارے جسموں کا ساتھ چھوڑ دیں گی تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ آگ میں جلنے کا مستحق کون ہے؟
5. اپنے گریبانوں میں جھانکو اور اپنا محاسبہ خود کرو۔
6. مال کا سب سے بڑا مصرف یہ ہے کہ اس سے کسی کی عزت و آبرو محفوظ ہو جائے۔
7. اگر تم اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرو اور حقدار کے حق کو پہچانو تو تمہیں یقیناً اللہ سبحانہ تقدس کی خوشنودی حاصل ہوگی۔
8. عام لوگ دنیا دار ہوتے ہیں اور وہ دین میں ظاہری طور پر اس وقت تک رہتے ہیں جب تک ان کی مالی حالت بہتر رہتی ہے اور جب ان پر کسی قسم کی آزمائش آتی ہے تو پھر دیندار لوگ کم ہی ہوتے ہیں۔
9. تمہارے لیے سب سے زیادہ رفیق و مہربان تمہارا دین ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

10 ہم نے تمام دنیاوی ضرورتوں کو چھوڑ کر اپنی راحتوں کو فنا کر دیا ہے۔

11 میں نے ہر مشکل میں صرف اللہ سبحانہ تقدس کو ہی پکارا اور اس نے میری تمام مشکلیں آسان فرما دیں۔

12 جب تمہیں کوئی تحفہ پیش کیا جائے تو تم اس سے بہتر تحفہ جواباً دیا کرو۔

13 بندے کی نجات دین کی پیروی میں ہے اور ہلاکت دین کی مخالفت میں ہے۔

حقوقِ والدین

● اس کی ناک خاک میں ملے (اس کو تین مرتبہ فرمایا) یعنی ذلیل ہو کہ جس نے ماں باپ دونوں یا پھر ایک کو بڑھاپے کے وقت پایا اور وہ جنت میں داخل نہ ہوا (مسلم)۔ ● جس نے اس حال میں صبح کی کہ اپنے والدین کا فرمانبردار رہے تو اس کے لیے صبح ہی کو جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ والدین کے متعلق اللہ سبحانہ تقدس کی نافرمانی کرتا ہے تو اس کے لیے صبح ہی کو جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ عرض کیا گیا کہ اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں (بیہقی)۔ ● ماں جنت کا دروازہ ہے پس اگر تم چاہو تو اس دروازے کو ضائع کر دو یا اس کی حفاظت کرو (ترمذی)۔ ● اللہ سبحانہ تقدس کی رضا والدین کی رضا میں اور اللہ سبحانہ تقدس کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے (بیہقی)۔ ● آدمی اپنے پیچھے جو اولاد چھوڑتا ہے اس کی دعاؤں کی وجہ سے اس کے درجے پہ درجے بلند ہوتے ہیں (مالك)۔ ● ماں کی خدمت کو اپنے اوپر لازم کر لے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے (نسائی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

حق حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سچ حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حق حسین سچ حسین حق حسین سچ حسین
حق حسین سچ حسین حق حسین سچ حسین

یہ کربلا کے دشت میں گلزار امام حسین ہیں
کہ موسمِ خزاں میں بھی بہار امام حسین ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لاڈلے جگر علی کے پھول سے پسر
کہ فاطمہ کے دل کا بھی قرار امام حسین ہیں

بٹھایا گود میں کبھی لگایا سینے سے کبھی
میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دل کا تو پیار امام حسین ہیں

خدا کے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہیں صدیق کے علی کے ہیں
محبوب بھی دلدار بھی سرکار امام حسین ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کر دیا اعلاں میرے حسین کی یہ شاں
بہشت کے جوانوں کے سردار امام حسین ہیں

نبی کی گود میں پلے چلے مدینے سے چلے
شہید ہونے کے لئے تیار امام حسین ہیں

وہ اہلِ بیت سے کہیں کہ سر کٹا کے گھر چلیں
یہ قافلہ تو چل پڑا سالار امام حسین ہیں

شہید ہو گئے سبھی حسین چل پڑے تبھی
وہ جانبِ بہشت شہ سوار امام حسین ہیں

ہے امتحاں کی انتہا یہ کربلا ہے کربلا
جو چیر دے کفر کو وہ تلوار امام حسین ہیں

اگر اٹھائیں وہ نظر یہ کانپ جائے گا کفر
جلالِ علی حیدرِ کرّار امام حسین ہیں

میں خواجہ کا غلام ہوں میں عاشقِ امام ہوں
ابر کی طرح مجھ پے سایہ دار امام حسین ہیں

اولاد کے حقوق

● اپنی اولاد کا اکرام کرو اور انہیں اچھے آداب سکھاؤ (ابن ماجہ)۔ ● والد کا اپنی اولاد کو اس سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں کہ اسے اچھے آداب سکھائے (ترمذی، حاکم)۔ ● اپنی اولاد کو برابر دو، اگر میں کسی کو فضیلت دیتا ہوں تو لڑکیوں کو فضیلت دیتا (طبرانی)۔ ● اللہ سبحانہ تقدس اس کو پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو یہاں تک کہ بوسہ لینے میں (بہارِ شریعت)۔ ● جس کو اللہ سبحانہ تقدس نے لڑکیاں دی ہوں اور اگر وہ ان کے ساتھ احسان کرے تو وہ جہنم کی آگ سے اس کے لئے رکاوٹ ہو جائیں گی (متفق علیہ) ● جس شخص کی بیٹی ہو اور پھر نہ اسے برائی دی، نہ زندہ دفن کیا اور نہ اس پر اپنے مذکر (بیٹے) کو ترجیح دی تو اللہ سبحانہ تقدس اسے جنت میں داخل کرے گا (ابوداؤد)۔ ● جس کے بچہ پیدا ہو تو چاہیے کہ اس کا نام اچھا رکھے اور اسے اچھی تعلیم دے۔ پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو (جلد از جلد) اس کا نکاح کر دے کیونکہ اگر بچہ بالغ ہو جائے گا اور والدین نے اس کا نکاح نہ کیا اور اس نے کوئی گناہ کر لیا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہے (بیہقی)۔ ● اولاد بخل اور بزدلی کا سبب ہوتی ہے (احمد)۔

www.HaqWaliSarkar.com

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سلسلہ فیض

بعض لوگ علم نہ ہونے کی وجہ سے یہ خیال کرتے ہیں کہ تمام سلسلۂ فیض صرف اور صرف حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہی شروع ہوتے ہیں اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کوئی سلسلۂ فیض اور سلسلۂ ولائت شروع نہیں ہوا۔

روحانی فیض کا سلسلہ دو صحابہ کرام حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے شروع ہوا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جو سلسلۂ فیض شروع ہوا، ابتدا میں اس کا نام کچھ اور تھا مگر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت کی وجہ سے اس سلسلہ کا نام سلسلہ قادریہ مشہور ہوا اور اب تک یہی نام مشہور ہے۔ اسی طرح حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جو سلسلۂ فیض شروع ہوا ابتدا میں اس کا نام کچھ اور تھا لیکن خواجۂ خواجگان حضرت سیّد بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے اس سلسلہ کا نام سلسلہ نقشبندیہ مشہور ہوا اور اب تک یہی نام مشہور ہے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فیض حاصل فرمایا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بہت مشہور صحابی رسول ہیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان سے بہت زیادہ محبت فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ ظاہراً اہلِ بیت میں نہ ہونے کے باوجود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سلمان (رضی اللہ عنہ) اہلِ بیت میں سے ہیں یعنی ان کو اہلِ بیت میں سے ارشاد فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ اصحابِ صفہ میں سے ہیں۔

حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے فیض حاصل فرمایا اور پھر ان سے حضرت سیّدنا امام باقر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت سیّدنا امام محمد جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فیض حاصل فرمایا یعنی حضرت امام جعفر

صادق رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سلسلۂ فیض میں بیعت تھے اور اس سلسلہ سے فیض حاصل کیا۔

پھر اس کے بعد یہ سلسلۂ فیض حضرات خواجگانِ صدیقیہ، نقشبندیہ سے سینہ بہ سینہ ہوتا ہوا خواجۂ خواجگان حضرت سیّد بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا۔ ان سے یہ سلسلۂ فیض بہت زیادہ پھیلا جس کی وجہ سے اس سلسلہ کا نام سلسلہ نقشبندیہ مشہور ہو گیا۔

اس کے علاوہ حضرت فاروق احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ ہزار سالہ مجدد ہیں، انہوں نے بھی اسی سلسلہ عالیہ کی نسبت حاصل کی اور حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ صدیقیہ، نقشبندیہ کی بہت زیادہ تعریف و توصیف اور تبلیغ فرمائی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں ایک شخص پیدا ہو گا جس کو ''صلہ'' (دو چیزوں کو ملانے والا) کہا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تھا۔

قبلہ عالم امیر ملت حافظ سیّد جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری بھی اسی سلسلہ عالیہ میں ہیں۔ آپ کی تاریخ ساز دینی خدمات میں سے پہلی یہ ہے کہ آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا اس سے مباہلہ کیا اور آپ کی دعا سے وہ ذلت کی موت مرا اور دوسرا آپ کی دعاؤں اور توجہ اور ظاہری مالی اور جسمانی خدمات اور کوششوں سے پاکستان بنا۔ علامہ صاحب اور قائدِ اعظم صاحب آپ کے بے حد عقیدت مند تھے۔

اس کے علاوہ اس سلسلہ عالیہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ جو کہ قربِ قیامت میں تشریف لائیں گے ان کے متعلق حضرات خواجگان صدیقیہ، نقشبندیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ بھی اسی سلسلہ عالیہ یعنی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سلسلہ عالیہ میں نسبت و بیعت اختیار فرمائیں گے۔

www.HaqWaliSarkar.com

مرشدِ اکمل خواجہ جی سرکار کا روحانی شجرۂ عالیہ

1 سیّدِ کونین، امامُ الانبیاء حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

2 شہنشاہِ صداقت، یارِ غار حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ

3 حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

4 حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

5 حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

6 حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

7 حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

8 حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی طوسی رحمۃ اللہ علیہ

9 حضرت خواجہ یوسف بن ایوب ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

10 حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

11 حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

12 حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

13 حضرت خواجہ عزیزاں علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

14 حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

15 حضرت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

16 حضرت خواجہ سیّد بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

17 حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

18 حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

19 حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

20 حضرت خواجہ مولانا زاہد محمد وخشی رحمۃ اللہ علیہ

21 حضرت خواجہ مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

22 حضرت خواجہ محمد خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

23 حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

24 حضرت شیخ فاروق احمد سرہندی (مجدد الف ثانی) رحمۃ اللہ علیہ

25 حضرت خواجہ محمد معصوم فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

26 حضرت خواجہ حجۃ اللہ عارف رحمۃ اللہ علیہ

27 حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ

28 حضرت خواجہ قطب الدین حیدر رحمۃ اللہ علیہ

29 حضرت خواجہ شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ

30 حضرت خواجہ عیسیٰ محبّ گنڈاپوری رحمۃ اللہ علیہ

31 حضرت خواجہ فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ

32 حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

33 حضرت خواجہ بابا فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

34 حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

35 غوث الاغیاث حضرت سیّد ولی محمد شاہ المعروف چادروالی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

36 محبوبِ مصطفیٰ، شمس العارفین، زینت الفقراء، خواجۂ خواجگان، پیر جن وبشر، غوثِ زماں
حضرت غوث خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

مختصر تعارف

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ پیدائشی ولی اللہ تھے اور بچپن ہی سے درویشانہ طبیعت کے مالک تھے اور صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دین کی طرف گہرا رجحان رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ، چادریہ میں غوث الاغیاث حضرت سیّد ولی محمد شاہ المعروف چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ (ملتان شریف) کے دستِ اقدس پر بیعت تھے اور اُن کے محبوب اور مراد تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ سبحانہ تقدس، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مُرشد پاک کی بے حد محبوبیت اور عنایات حاصل تھیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کے امام اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشق ومحبوب اور وقت کے غوث ہیں جس کی بشارت بے شمار لوگوں کو بزرگانِ دین اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب سے خواب اور مشاہدہ کے ذریعے ہو چکی ہے۔ مجھے بھی ایک مرتبہ خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”آپ کے مُرشد (خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ) کو غوث ہم نے بنایا ہے اور وہ ہمارے عاشق اور محبوب ہیں اور جو بھی خواجہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) سے محبت رکھتا ہے ہماری اس پر خاص توجہ اور نظر رہتی ہے۔“

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اخلاق اتنا اعلیٰ تھا کہ زندگی بھر کبھی بھی اپنی ذات کے لیے غصہ نہ فرمایا بلکہ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تکلیف یا اذیت بھی دیتا، آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے لیے بھی دعا فرماتے اور ہر رات سونے سے پہلے سب کو معاف فرما کر سوتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اخلاق اس چیز کا نام نہیں کہ صرف اچھا رویہ وسلوک رکھنے والے کے ساتھ ہی اچھا سلوک کیا جائے بلکہ اخلاق تو یہ

ہے کہ جو آپ کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے اور اپنے مخالف کے لیے بھی دعا کی جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا توکل ایسا تھا کہ جو مال بھی آتا وہ رات سونے سے قبل ہی ضرورت مندوں اور غریبوں میں تقسیم فرما دیتے اور جیب خالی کر کے سوتے اور کل کے لیے جمع نہ فرماتے۔ بیس سال تک آپ کا یہی معمول رہا کہ ایک روپیہ سے زیادہ رقم کبھی بھی رات سوتے وقت آپ کی جیب میں نہ ہوتی تھی لیکن جب سلسلہ عالیہ شروع ہوا تو تب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اجازت ہوئی کہ لنگر شریف اور دین کے کاموں کے لیے اکٹھی کی گئی رقم آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی بالکل سادہ ترین تھی اور ہر چیز میں سادگی پسند فرماتے ، مخلوقِ خدا کی خدمت آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خاص وصف ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی مخلوقِ الٰہی کی خدمت میں گزار دی اور فرماتے تھے کہ عبادت سے جنت ملتی ہے اور خدمت سے اللہ سبحانہ تقدس کا قرب ملتا ہے۔ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، شریعت کی پابندی اور معرفت کی بلندیاں حاصل کرنے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ اقدس ایک ایسا مینارہ تھی جو کہ نہ صرف مریدین بلکہ پیر صاحبان کے لیے بھی راہِ ہدایت تھی۔ معرفت و تصوف میں اعلیٰ ترین مقامات پانے کے ساتھ ساتھ سنت اور شریعت کی پابندی بھی بے حد سختی سے فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو فیض شریعت کی پابندی کے بغیر حاصل ہو وہ کامل اور پسندیدہ نہیں ہے بلکہ جو لوگ خلافِ شریعت چلتے ان کے متعلق ارشاد فرماتے کہ اگر کوئی شخص آپ کو کرامات بھی دکھائے مگر وہ شریعت کے خلاف چلتا ہو تو اس کی صحبت سے بھی بچنا چاہیے۔ میں نے خواب میں ایک مرتبہ دیکھا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں آپ (رحمۃ اللہ علیہ) سے بہت محبت ہے اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آپ (رحمۃ اللہ علیہ) ہماری سنت (مبارکہ) پر بہت زیادہ عمل کرنے والے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ دین کی تبلیغ کو زندگی کا سب سے اہم ترین کام سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ دین کی تبلیغ تمام اعمال کی ماں ہے اور اگر اس عمل پر پابندی نہ ہو گی تو لوگوں میں باقی اعمال پر سے

پابندی ختم ہوتی جائے گی اور اس بات کی بے حد تلقین فرماتے کہ زندگی کا سب سے اہم اور سب سے اول مقصد دین کی تبلیغ اور اشاعت ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض و کرامات اور کردار و تبلیغ سے ہزاروں لوگ گناہوں کی زندگی سے توبہ کر کے نیکی کی راہ پر گامزن ہوئے اور دن رات آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ سے فیض یاب ہوتے رہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ 26 شوال 1419ھ بمطابق 24 فروری 1998ء کو صبح صادق کے وقت نمازِ تہجد ادا فرمانے کے بعد ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ اقدس موہلنوال شریف مین ملتان روڈ لاہور (23 کلومیٹر) پر واقع ہے جو کہ مزارِ پُر انوار خواجہ جی سرکار اور حق ولی دربار کے نام سے مشہور ہے۔ آج بھی لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دربارِ اقدس سے روحانی اور دنیاوی فیوض و برکات حاصل کر رہے ہیں۔

فرموداتِ عالیہ حضور خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

1 امام الانبیاء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمتی ہونا بہت ہی اُونچا مقام ہے اور جس نے یہ بات سمجھ لی تو وہ خوش قسمت ہے اور جس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمتی ہونے کی قدر نہ کی تو وہ بد قسمت ہے۔ 2 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ 3 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب اُمتیوں پر واجب ہے کہ وہ پوری دنیا کے انسانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ عالی سے روشناس کروائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان سے آگاہ کریں کیونکہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی کوشش نہیں کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و تعلق نہیں رکھا وہ محروم رہا خواہ اس نے باقی سب علوم پر عبور حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہو۔ 4 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی نہ اللہ سبحانہ تقدس کو پسند ہے نہ مسلمانوں کو۔ بلاشبہ انسانوں میں افضل و اکمل ترین شخصیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور کامیاب شخص وہ ہے جس نے حضورِ اقدس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک سے رہنمائی حاصل کی۔ 5 ہر مسلمان سے اس نسبت سے محبت کریں کہ بطور اُمتی اس مسلمان کا تعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ 6 آج کے دور میں سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کشتی نوح ہے۔ خود بھی اس میں سوار ہو جاؤ اور اپنے متعلقین کو بھی سوار کرلو۔

7 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، عظمت اور احترام کے لیے دلیل مانگنا یا اعتراضاً مسئلہ پوچھنا غلط ہے اور اس سے انسان کا ایمان ماند پڑجاتا ہے۔ 8 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کے فضائل اللہ سبحانہ تقدس نے قرآنِ پاک میں بیان فرمائے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی تصدیق فرمائی کہ تمام خلائق میں انبیاء کرام کے بعد ہر ہر لحاظ سے سب سے افضل اور سب سے اعلیٰ شخصیت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے اور آپ رضی اللہ عنہ زندگی میں بھی سب سے قریبی ساتھی تھے، قبر شریف میں بھی سب سے قریب ہیں اور آخرت میں بھی سب سے قریبی ساتھی ہوں گے۔ 9 سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ میں دوسرے سلاسل سے دو چیزیں مختلف ہیں۔ ایک یہ کہ شریعت کی پاسداری اور پابندی ضروری ہے، دوسرا یہ کہ مرشد سے فیض اس طریقے سے حاصل ہوتا ہے جس طرح حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کیا یعنی قربت اور تعلق سے۔ 10 سب سے زیادہ قربت اور محبت والا سلسلہ "سلسلہ صدیقیہ، نقشبندیہ" ہے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی اسی سلسلہ میں ہوں گے۔ 11 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا باطنی فیض بھی مکمل طور پر موجود ہے۔ 12 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے انتہا قربت کی وجہ سے جو بات سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ میں ہے وہ اور کسی سلسلہ عالیہ میں نہیں ہے۔ 13 کسی ولی کامل کا لوگوں میں موجود ہونا اللہ سبحانہ تقدس کا بہت بڑا انعام ہے اور اس سے محبت رکھنے والا قیامت کے دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوگا۔

14 اللہ سبحانہ تقدس اکثر لوگوں کے اہل اللہ یعنی اولیاء کرام سے رویے کو دیکھ کر عذاب اور

رحمت کا فیصلہ فرماتا ہے اور مشکل گھڑی میں نافرمان قوموں کی دنیاوی تدبیروں کو غلط فرما دیتا ہے۔

15 انسان بڑا ہی ناشکرا ہے کہ جو نعمتیں اس کے پاس ہوتی ہیں ان کا شکر ادا نہیں کرتا اور اگر کوئی نعمت اس کے پاس نہ ہو تو ساری زندگی اس کی ناشکری میں گزار دیتا ہے۔ 16 خود نیکی کی دعوت نہیں دو گے تو بدی کی دعوت کے تحت آجاؤ گے اور تبلیغِ دین حکمت کے ساتھ کرنی چاہیے۔

17 ہدایت دینا اللہ سبحانہ تقدس کا کام ہے اور ہمارا کام صرف دین کی دعوت دینا ہے اور دین کی دعوت ہر شخص کو دینی چاہیے۔ 18 نماز بوجھ نہیں بلکہ بہت ہی بڑا انعام ہے اور بے نمازی کا کوئی عمل بھی مقبول نہیں ہوتا۔ 19 نظروں کی حفاظت نہ کرنے سے دل کا نور اور عبادت کی حلاوت ختم ہو جاتی ہے اور دنیا کو وقعت دینے سے دل مردہ اور ایمان کمزور ہو جاتا ہے اور فاسق و فاجر کی تعریف کرنے سے الحمد للہ کی نفی ہو جاتی ہے۔ 20 شریعت اور طریقت کی آپس میں مخالفت نہیں ہے اور جو شخص پوری سوچ سمجھ نہیں رکھتا وہی ان دونوں میں مخالفت پیدا کرتا ہے۔

21 مشکل گھڑی میں ہی اس بات کا علم ہوتا ہے کہ کس شخص میں کتنا اخلاص ہے۔ 22 نماز قربت کے لمحوں کی نشانی ہے اور مومن جتنی بلندی نماز سے حاصل کرتا ہے اتنی بلندی کسی اور چیز سے حاصل نہیں کرسکتا۔ 23 جو شخص اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارے گا وہ ہمیشہ پچھتائے گا اور جو شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریقوں کے مطابق زندگی گزارے گا وہ ہمیشہ کامیاب رہے گا۔

24 اگر اللہ رسول کے راستے پر چل کر تکلیف پہنچے تو کچھ غم نہیں اور اگر نافرمانی پر چل کر راحت آئے تو خطرناک ہے۔ 25 اللہ سبحانہ تقدس ہماری شہ رگ سے بھی نزدیک ہے اور شیطان رگوں میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے کہ دونوں بہت قریب ہیں، ہدایت یا گمراہی کے فیصلے کے لیے تمہیں دور جانے کی ضرورت نہیں بلکہ یہی تمہارا امتحان ہے کہ تم کسے قریب کرتے ہو اور کسے دور کرتے ہو۔ 26 جس شخص کو بیعت ہونے کی سعادت نصیب ہو جائے تو یہ بہت ہی بڑی نعمت اور انعام واکرام ہے۔ 27 جو اپنے پیر بھائی کو تکلیف دیتا ہے وہ اپنے پیرومرشد کو تکلیف دیتا ہے۔

المدد جلّ جلالہٗ
یا حق اللہ

اے میرے اللہ

المدد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
یا رسول اللہ

ہر ایک مسلمان کے دل میں اپنے مسلمان ہونے کی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتی ہونے کی قدر و قیمت کا احساس عطا فرما اور اولیاء کرام کی عقیدت و نسبت عطا فرما اور ہر حال میں اور ہر دم شکر کرنے کی توفیق عطا فرما اور تمام مسلمانوں کو اور ملکِ پاکستان کو غیر مسلموں، قادیانیوں، اور بے حیائی و فحاشی کے فتنوں سے محفوظ فرما اور ہر قسم کے فرقہ وارانہ اور تعصّبانہ لڑائی جھگڑوں کو دور فرما کر تمام مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر متحد فرما اور تمام کائنات کو اور تمام انسانوں اور جِنّات کو دینِ حق اور ہدایت کے نور سے منور فرما

آمین! ثم آمین!

بسم الله الرحمٰن الرحيم

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

بسم الله الرحمٰن الرحيم

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـــوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

بسم الله الرحمٰن الرحيم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

بسم الله الرحمٰن الرحيم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

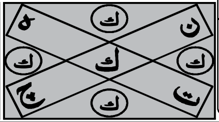

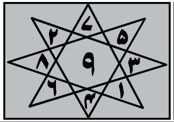

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

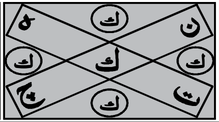

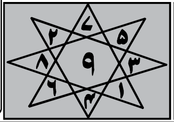

الرحمٰن — القهار — الخالق — العزيز — القادر — الهادي — العظيم — القابض

الله جل جلاله

الرحيم — الجبار — المتكبر — القدوس — الصمد — الودود — الكبير — الفتاح

احمد — قاسم — رحيم — امی — نذير — مزمل — رؤف — طيب

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمود — فاتح — کريم — سيد — بشير — مدثر — سراج — مبشر

المدد یا اللہ جل جلالہ | حق اللہ جل جلالہ | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ | سچ اللہ | المدد یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِي النَّوَائِبِ كُلُّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِيْ بِعَظَمَتِكَ يَا اَللّٰهُ وَبِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ وَبِوَلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ | حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ | حق خواجہ | المدد یا پیر جن و بشر خواجہ جی حق ولی سرکار | سچ خواجہ | حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام | حضرت سیدنا میکائیل علیہ السلام

حق اللہ هو

المدد یا حق اللہ هو

اللہ اللہ اللہ

وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

المدد یا حق اللہ هو

اللہ اللہ اللہ

سچ اللہ هو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۝ اَلَمْ یَجْعَلْ كَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۝ تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝

حق الجبار حق
سچ الجبار سچ

اللہ هو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝

حق القہار حق
سچ القہار سچ

اللہ هو

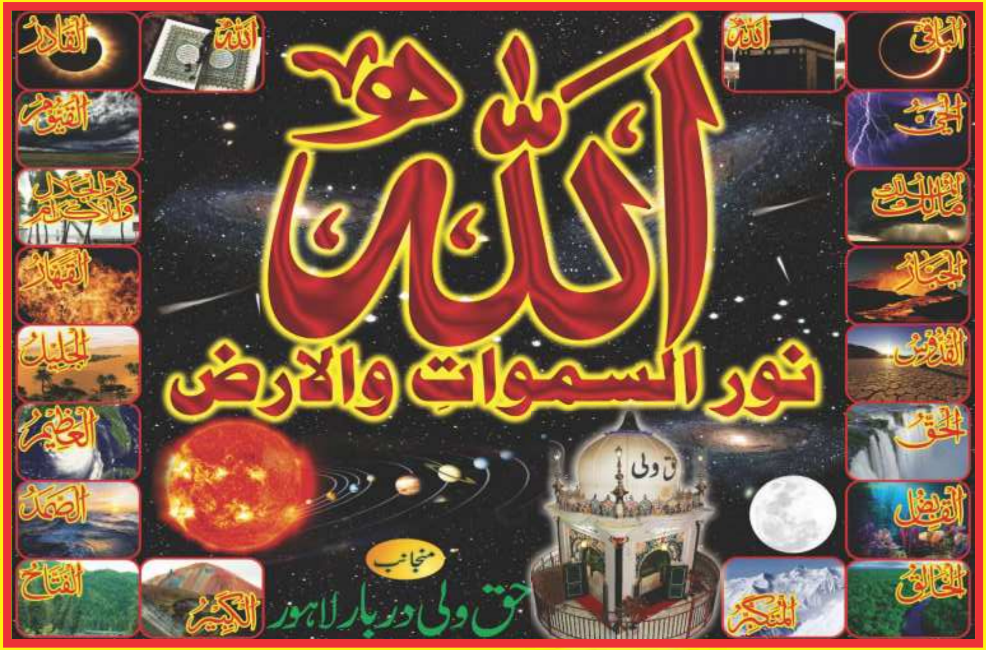

اللہ اللہ

حق خواجہ سچ خواجہ

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار

حق خواجہ سچ خواجہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
شہنشاہِ صداقت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
حق ولی
تنظیم حُرمتِ اولیاء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید الانبیاء وخاتم النبیین
وعلیٰ سائر الانبیاء وآلک واصحابک والاولیاء والصالحین

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تنظیم حُرمتِ اولیاء

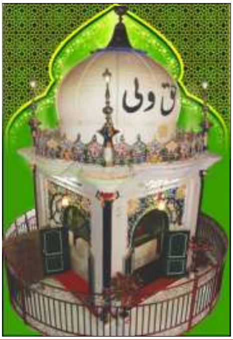

بانی تنظیم

نعرہ خواجگیہ — حق خواجہ

غوثِ زماں، پیرِ جن و بشر، خواجۂ خواجگان، محبوبِ مصطفیٰ

حضرت غوث خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

میرے خواجہ کا در ہے شاہانہ
فیض پاتا ہے سارا زمانہ

تنظیم حرمتِ اولیاء کا پیغام
یاالٰہی دنیا میں ہوجائے اب عام

صدر
خادمِ دربارِ عالیہ و خادمِ یارانِ طریقت
صاحبزادہ رب نواز چادری خواجگی

جنرل سیکرٹری
خادمِ دربارِ عالیہ و خادمِ یارانِ طریقت
صاحبزادہ بابا جی محمد نواز غلام خواجگی

تنظیم کے اغراض ومقاصد

1 تعلیمِ قرآن اور اتباعِ سُنت کی ترغیب دینا۔ 2 اولیاء کرام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے باطنی فیض کے ذریعے تبلیغِ اسلام۔ 3 اولیاء کرام کے خلاف بدنیتی سے پھیلائے ہوئے پراپیگنڈہ کا جواب۔ 4 فرقہ پرستی، علاقائی، نسلی اور لسانی تعصبات کو ختم کرنا۔ 5 دینی تنظیموں کی حوصلہ افزائی اور اتحاد بین المسلمین۔ 6 اولیاء کرام کی تعلیمات کی اشاعت۔

مرکزی دفتر: حق ولی دربار، موہلنوال مین ملتان روڈ (23 کلومیٹر) لاہور، پاکستان۔
www.haqwalisarkar.com